قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ
الفضل
لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 14 مئی 2022ء | 13 شوال 1443 ہجری قمری | 14 ہجرت 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:115

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۲﴾

(الفاتحہ: 2)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کرب کے وقت میں یہ دعا کیا کرتے تھے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو سب سے بڑا اور بردبار ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو عرش عظیم کا ربّ ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو آسمانوں اور زمین کو پالنے والا ہے اور عرش کریم کا ربّ ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الکرب)

فرمان خلیفۂ وقت

اللہ تعالیٰ جو رب العالمین ہے اُس کی صفت ربوبیت ایک تو عام ہے جس سے ہر انسان، چرند، پرند بلکہ زمین وآسمان کی ہر چیز اور ہر ذرّہ فیض پا رہا ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’رب العالمین کیسا جامع کلمہ ہے اگر ثابت ہو کہ اجرام فلکی میں آبادیاں ہیں تب بھی وہ آبادیاں اس کلمہ کے نیچے آئیں گی‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 42 حاشیہ)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’اور یہ کہہ کر حقیقت سے ہمیں خبر دے دی کہ وہ رب العالمین ہے یعنی جہاں تک آبادیاں ہیں اور جہاں تک کسی قسم کی مخلوق کا وجود موجود ہے خواہ اجسام خواہ ارواح ان سب کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا خدا ہے‘‘۔ یعنی چاہے مادی جسم ہو، چاہے روح ہو، اس کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا خدا ہے۔ ’’جو ہر وقت ان کی پرورش کرتا اور ان کے مناسب حال ان کا انتظام کر رہا ہے اور تمام عالموں پر ہر وقت، ہر دم اس کا سلسلہ ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور جزا سزا کا جاری ہے‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 41-42 حاشیہ)

(خطبہ جمعہ 8/ دسمبر 2006ء بحوالہ alislam.org)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

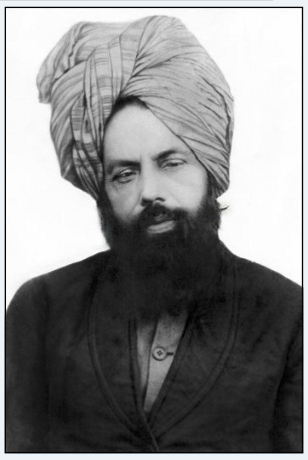

’’خداتعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ اور جابجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا۔ اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡہَا نَذِیۡرٌ (فاطر:25) کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔

سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے اور تمام ملکوں کا وہی ربّ ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے۔ اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اُسی سے ہے اور اُسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقع نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا۔ اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا‘‘

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 441-442)

اس شمارہ میں

- ہر کسی سے پرے پرے رہنا (منظوم)
- پھول یونہی کھلا نہیں کرتے، بیج کو دفن ہونا پڑتا ہے
- مُوۡتُوۡا قَبۡلَ اَنۡ تَمُوۡتُوۡا
- اُردو صحافت کے 200 سال اور احمدیہ جماعت کی صحافتی خدمات
- میری پیاری امی
- جلسہ سالانہ برکینا فاسو 2022ء
- دعا کی اہمیت

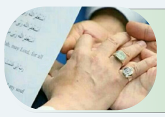

دربارِ خلافت

اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کی تمام مشکلات کو دور کر دے

•پان افریقن ایسوسی ایشن یوکے کی ایک ممبر لجنہ نے حضور انور سے سوال کیا کہ قرآن کریم کی 64ویں سورۃ، 15ویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً تمہارے ازواج میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔ پس اُن سے متنبہ رہو۔ کیا حضور انور! یہ بات بتائیں گے کہ کیوں یہاں بیویاں اور بچے کہا گیا ہے، اور خاوندوں نہیں کہا گیا؟

(انگریزی ترجمہ والے قرآن میں ترجمہ your wives and your children کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ان کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا ہے۔)

حضور انور

(مسکراتے ہوئے) اگر ہم خاوندوں کو بھی اس میں شامل کر لیں تو آپ کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

اصل بات یہ ہے کہ یہاں قرآن نے الفاظ ’’اَزۡوَاجِکُمۡ وَ اَوۡلَادِکُمۡ‘‘ استعمال کئے ہے۔ اور ازواج کا صرف بیویاں ہی مطلب نہیں ہوتا۔ میری نظر میں ازواج کے معانی خاوند اور بیوی دونوں کے ہیں۔ اگر خاوند اچھا نہیں ہے تو آپ کو (یعنی بیویوں کو) بہت محتاط رہنا ہوگا اور اُن کے (یعنی خاوندوں کے) حرکات سے باخبر رہنا ہوگا اگر وہ اسلام اور احمدیت کے برخلاف ہوں۔ تو یہ میرا خیال ہے۔ اس کا ترجمہ (انگریزی ترجمہ والے قرآن میں) ’’بیویوں اور بچوں‘‘ کا کیا گیا ہے۔ لیکن جو عربی لفظ استعمال ہوا ہے وہ ازواج ہے جس کا مطلب ساتھی کا ہے۔ اور ساتھی میں دونوں شامل ہوتے ہیں۔ سو میں نے پتہ لگانے کی کوشش کی کہ ہم نے اسے (لفظ بیویاں) کیوں استعمال کیا ہے۔ اور بالآخر مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بھی یہی رائے تھی کہ ازواج کا مطلب ساتھی ہے۔ اور آپ نے اپنے اردو ترجمہ میں اس کا مطلب ازواج کیا ہے نہ کہ بیویاں۔ تو ساتھی اور اولاد۔ تو اگر آپ ساتھی کا لفظ استعمال کریں تو آپ کا اعتراض نہیں رہتا۔ تو اب اس کا حل ہوگیا۔ بات یہ ہے کہ بعض اوقات آپ کے خاوند بھی آپ کے دشمن بن جاتے ہیں اگر وہ آپ کو اسلام اور احمدیت کی تعلیمات کے خلاف عمل کرنے کا کہہ رہے ہیں۔ تو اسی لئے بعض دفعہ کچھ خواتین کا اپنے مردوں پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اور کئی مرتبہ ایسا بھی دیکھنے کو ملتا ہے کہ مردوں کا اپنی بیویوں پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اسی لئے میرا خیال ہے کہ وہ جو اس کا ترجمہ کر رہے تھے وہ متأثر ہو چکے تھے۔ اُس زمانہ میں عورتیں اسلامی تعلیمات سے زیادہ واقف نہیں تھیں۔ مگر اب آپ کافی پڑھی لکھی ہوگئی ہیں۔ آپ کو قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے۔ آپ قرآن کریم پڑھ سکتی ہیں۔ آپ کو اسلام احمدیت کی روایات سے آگاہی ہے۔ آپ کے پاس علم ہے۔ بلکہ بعض دفعہ ہماری خواتین ہمارے مردوں سے زیادہ پڑھی لکھی ہوتی ہیں۔ یہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپنے خاوندوں اور بچوں سے متنبہ رہو۔

•ایک اور ممبر نے سوال کیا کہ میرا سوال ہے کہ اِن غیر معمولی اور غیر متوقع حالات میں جس میں لوگوں نے اپنے عزیز و اقارب کھوئے ہیں یا نوکریاں کھوئی ہیں یا بدلنی پڑی ہیں۔ اور مالی حالات میں اونچ نیچ ہو۔ تو کوئی کس طرح توکل علی اللہ پر مضبوطی سے قائم رہ سکتا ہے؟

حضور انور

جب آپ کے پاس زیادہ کام ہو اور آپ دنیوی معاملات میں مشغول ہوں اور اپنا کام کر رہے ہوں اور دوسرے کاموں اور ملازمتوں میں مصروف ہوں تو عمومی طور پر دیکھا جاتا ہے کہ آپ نمازوں کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے۔ تو میں اس بات کو دوسری طرح دیکھتا ہوں۔ جب کبھی انسان کسی مشکل میں ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ سجدہ ریز ہوتا ہے۔ تو یہی وہ وقت ہے جب آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اپنی نمازوں کو بروقت ادا کریں۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اُن تمام مسائل کو دور کرے اور آپ اس مشکل گھڑی سے نکل جائیں۔ تو میری رائے میں آپ کو پہلے سے زیادہ استقامت دکھانی چاہئے۔ جب آپ کی اچھی نوکری ہو، آپ کما بھی رہے ہو اور دنیوی کاموں میں مصروف ہو تو ہم عموماً دیکھتے ہیں کہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کون ہے؟ اور یہ کہ ہمیں کس کس وقت خدا کی عبادت کرنی ہے؟ یا یہ کہ آیا ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی بھی چاہئے یا نہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ کو پھر یاد نہیں رکھتا۔ دیکھیں! ہم اس دنیا میں یہ دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو دنیوی چیزوں میں مشغول ہیں وہ عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے مغربی دنیا میں دہریت پھیلتی جا رہی ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اُن کی اپنی صلاحیتوں، اُن کی تعلیم، اُن کے علم اور اُن کے بہتر مالی حالات کی وجہ سے ہے۔ تو یہی ہم عمومی طور پر مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو دنیا دار ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں بجالاتے۔ اور نہ ہی اُن احکامات کی تعمیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیئے۔ اس کے برعکس جو غریب لوگ ہیں وہ زیادہ تر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور اب اگر آپ سمجھتی ہیں کہ آپ پر ایک کڑا وقت آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپکی تمام مشکلات کو دور کر دے لیکن ساتھ ہی یہ عہد بھی کریں کہ جب آپکے حالات دوبارہ ٹھیک ہوجائیں تو آپ کبھی بھی خشوع وخضوع والی نمازوں کی ادائیگی کو ترک نہیں کریں گے۔ بس یہی وہ وقت ہے جب آپ اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ جھکیں۔ جب آپ کسی مشکل میں ہیں، جب آپ کا بچہ بیمار ہے، تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ جب آپ خود بھی کسی مشکل میں ہیں یا بیمار ہیں تو آپ اللہ تعالیٰ سے کامل صحت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ تو یہی وہ وقت ہے جب آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ بجائے یہ کہنے کے کہ ہم کس طرح دعا مانگیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کس طرح ادا کریں۔

(This Week with Huzoor نشر شدہ 04/ مارچ 2022ء مطبوعہ الفضل آن لائن 22/ مارچ 2022ء)

ہر کسی سے پرے پرے رہنا

ہر کسی سے پرے پرے رہنا
سہمے سہمے ڈرے ڈرے رہنا

تم نے کیا روگ پال رکھے ہیں
جب بھی دیکھو مرے مرے رہنا

سانحہ کیا ہوا دسمبر میں
جون میں بھی ٹھرے ٹھرے رہنا

خالی کر دے نہ میری آنکھوں کو
آنسوؤں کا بھرے بھرے رہنا

دوستی رکھنا حکمرانوں سے
اور بظاہر کھرے کھرے رہنا

لکھے ہونا خزاں مقدر میں
پھر بھی قدسی ہرے ہرے رہنا

عبدالکریم قدسی۔ امریکہ

اداریہ

پھول یونہی کھلا نہیں کرتے، بیج کو دفن ہونا پڑتا ہے

شاعر نے اس شعر میں دنیا کی ایک حقیقت کو کیا ہی عمدگی سے سمو دیا ہے۔ اور ہم روزانہ ہی بلکہ ہر لحہ اس حقیقت کو اپنی زندگی میں، اپنے معاشرہ میں وقوع پذیر ہوتا دیکھتے ہیں۔ یہ لہلہاتے کھیت، یہ رنگ برنگے پھولوں سے سجی کیاریاں اور یہ روزانہ کھانے والی سبزیوں کی کیاریاں اس بات کی گواہ ہیں کہ جب بیج زمین میں پھینکا جاتا ہے تو وہ پہلے فنا ہوتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت اور کیفیت کو ختم کرتا ہے پھر اس سے ایک ننھا منا پودا زمین سے نمودار ہوتا ہے۔ اگر وہ بیج سبزی کا ہو تو سبزی کے پودے کی بیل بن کر آگے ایسی ذائقے دار سبزیاں اُگاتا ہے جو انسان میں زندگی بخشتی ہیں۔ اگر وہ بیج کسی پھول کا ہو تو وہ آگے ایسے خوشبودار، خوبصورت پودوں کی شکل میں ڈھل کر پھول پیدا کرتا ہے۔ جو انسان کی آنکھوں کو بھلا محسوس ہوتے ہیں اور طبیعت خوشگوار کر جاتے ہیں۔ اگر یہ بیج پھلوں کے ہوں تو ان میں سے بعض پودوں یا بعض درختوں کی شکل میں سامنے آتے ہیں جن پر ایسے ذائقہ دار پھل لگتے ہیں۔ جن کو کھا کر انسان خوشی اور حلاوت محسوس کرتا ہے۔ یہ پھل انسان میں نئی زندگی کا باعث بنتے ہیں اور صحت برقرار رکھتے ہیں اور اس حقیقت کو سیاسی، تکنیکی، سائنسی اور مذہبی دنیا کے حوالہ سے دیکھیں تو کوئی بھی بڑا آدمی ایسے نہیں بن جاتا جب تک وہ اپنے آپ کو قربان نہ کرے۔ جب تک اپنے نفس کو ختم نہ کرے۔ وہ اپنی راتوں کو قربان کرتا ہے۔ اپنی نیند اور آرام کو مخلوق کے فائدے کے لئے قربان کرتا ہے۔ جتنے بڑے بڑے سائنس دان گزرے ہیں، ہیئت دان پائے جاتے ہیں یا سیاسی میدان کے نامور ہیں جیسے نیلسن منڈیلا یا کسی نبی، رسول اور خلیفہ کو دیکھ لیں۔ وہ خدا کی مخلوق کے لئے اپنے آپ کو بظاہر ختم کر لیتے ہیں نہ ان کو راتوں کی نیند کا خیال رہتا ہے اور نہ دن کے آرام کا۔ وہ راتوں کو اللہ کے حضور جھکتے ہیں اور ان کے دل اللہ کے حضور اس طرح سجدہ ریز ہوتے ہیں، روتے بلبلاتے ہیں کہ گویا وہ ذبح کیے گئے ہیں۔ ان کو نہ کھانا یاد رہتا ہے، نہ آرام اور نہ نیند۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا ہے کہ "میرا تو یہ حال ہے کہ پاخانہ اور پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع ہو جاتا ہے، یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے" اور فرمایا: جب کوئی دینی ضروری کام آپڑے، تو میں اپنے اوپر کھانا پینا اور سونا حرام کر لیتا ہوں جب تک وہ کام نہ ہو جائے۔ فرمایا: ہم دین کے لئے ہیں اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں۔ بس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہ ہونی چاہیے۔

ہم اپنے خلیفۃ المسیح کو دیکھتے ہیں کہ وہ ایک متقیوں، اللہ والوں اور حقیقی مسلمانوں کی جماعت کے لئے کسی قدر قربانی کرتے ہیں۔ راتوں کو جاگتے ہیں اور دنوں کو خدمت دین میں گزارتے ہیں۔ انبیاء اور خلفاء کی انہی قربانیوں کی وجہ سے، اپنے آپ کو فنا کرنے اور اپنے اوپر موت وارد کرنے کا صلہ ایسے مقدسین، صحابہ کی صورت میں دیتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ کے لقب سے نوازتا ہے۔

اس مضمون کا ایک اور پہلو سے جائزہ لیں تو قرآن کریم اور احادیث میں اللہ کی راہ میں جان کا نذرانہ دینے والوں کے مقام کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء آیت 70 میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والوں کو شہداء کے گروہ میں شامل کیا۔ اسی طرح سورۃ الحدید آیت 20 میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والوں کو صدیق اور شہید ٹھہرایا ہے۔ اس شعر میں بیان حقیقت کو اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے اوپر لاگو کرے تو اسے عاجزی، انکساری، خاکساری، تواضع اور فروتنی کے الفاظ میں بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔ جسے اختیار کر کے اللہ کو پایا جا سکتا ہے۔ بلندیاں سر ہو سکتی ہیں۔ ہم روزانہ مشاہدہ کرتے اور چوٹیاں سر کرنے والے کوہ پیماؤں کو ٹی وی چینلز پر دیکھتے ہیں کہ وہ بلند و بالا پہاڑوں کی چوٹی سر کرنے کے لئے جھکتے ہیں۔ کیا کبھی کسی کو ڈاکٹر کو پہاڑ کی چوٹی سر کرتے دیکھا گیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس کے بالمقابل جب درختوں اور پودوں پر پھل اور پھول لگتے ہیں تو وہ زمین کی طرف جھک جاتے ہیں۔ گویا اونچا مقام پانے کے لئے بھی جھکنا ہے اور جب آپ پھلدار ہو جائیں تو پھر بھی زمین کی طرف ہی جھکنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفرقان آیت 63 میں رحمان کے بندوں کی علامات میں سے ایک علامت یہ بیان فرمائی کہ وہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں پھر سورہ بنی اسرائیل آیت 37 میں فرمایا کہ زمین پر اکڑ کر مت چلا کر تو ہرگز زمین کو پھاڑ نہیں سکے گا اور نہ ہی پہاڑ کی بلندیوں پر پہنچ سکے گا۔ تکبر ایک ایسی بیماری اور کمزوری ہے جس کی بیخ کنی بچپن سے ہی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کو ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے بچے کو یہ نصیحت کریں کہ تکبر سے اپنے گال کو مت پُھلا اور زمین پر اکڑ کر مت چل یقیناً اللہ ہر متکبر اور شیخی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ (لقمان:18)

آنحضور ﷺ نے بھی ہمیں نصیحت فرمائی اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَہُ اللّٰہُ اِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَۃِ (صحیح مسلم کتاب البر و الصلۃ) کہ بندہ جب عاجزی اور فروتنی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتوں آسمان پر رفع کر لیتا ہے۔ آنحضور ﷺ کی عضباء نامی اُونٹنی دوڑ میں دوسری اونٹنیوں کو بہت پیچھے چھوڑ دیتی تھی۔ ایک دفعہ کسی دیہاتی کی اونٹنی سبقت لے گئی۔ صحابہ کو افسوس ہوا۔ صحابہؓ کے افسردہ چہروں کو بھانپ کر آنحضور ﷺ نے صحابہؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ دنیا میں جو بلند ہوتا ہے بالآخر اللہ اس کے غرور کو توڑنے کے لئے نیچا دکھلاتا ہے۔ (بخاری کتاب الجہاد)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توسط سے اللہ تعالیٰ نے سارے افراد جماعت کو یہ پیغام دیا ہے کہ

تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں

(تذکرہ صفحہ 595)

پھر ایک جگہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21)

پھر بہت زور دیتے ہوئے احباب جماعت کو مخاطب ہو کر اپنی کتاب شہادت القرآن میں فرماتے ہیں۔ جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا۔ ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہیں۔ جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔ قیام، دل کا یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم ہو اور رکوع یہ ہے کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ ہے کہ اُسی کے لئے اپنے وجود سے دستبردار ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ یہ عاجزی کوئی آسان کام ہے۔ بہت سی انائیں، بہت سی ضدیں، بہت سی سُستیاں، بہت سی دنیا کی لالچ، بہت سی دنیا کی دلچسپیاں ایسی ہیں جو یہ مقام حاصل کرنے نہیں دیتیں۔ فرمایا اَنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ یہ آسان کام نہیں ہے، یہ بہت بوجھل چیز ہے......... اور اس بوجھل چیز کو اُٹھانا بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اس کی مدد چاہو، اس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے اس کے آگے جھکو، کوشش کرو۔ لیکن یہ مدد اُس وقت ملے گی جب عاجزی اور انکساری بھی ہو گی۔

(خطبہ جمعہ 7 جون 2013ء)

(ابو سعید)

خالد محمود شرما۔کینیڈا

مُوْتُوْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

جب بھی کشتی نوح میں سے ہماری تعلیم کا مطالعہ کیا تو ان عبارتوں کو پڑھ کر دل خوف سے لرز جاتا رہا ہے۔ جہاں پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ایک پاک کامل جماعت کا نقشہ ہمارے سامنے باندھا ہے اور اپنی اس جماعت سے کیا توقعات وابستہ کی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعراء:4) مَیں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رَٹ لیے جاویں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔ ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیحؑ کی وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثہ کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ اسی پر بس نہیں ہے۔ یہ تو ایک غلطی تھی، جس کی ہم نے اصلاح کر دی، لیکن ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دُور ہے اور وُہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ، اس لیے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وُہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ مَیں اور ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد اول آن لائن ایڈیشن 1988ء صفحہ 351-352)

اس تعلیم میں آپؑ نے ایسے ایسے باریک سوراخوں کی نشاندہی کی ہے جہاں سانپ اور بچھو بیٹھے ہمیں ڈنگ مارنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور ہر ایسے خطروں کے مقامات سے علیحدگی کی نصائح فرمائی ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ یہ بھی میری جماعت میں سے نہیں ہے، وہ بھی میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اس تعلیم کو غور سے پڑھنے کے بعد، ہر فقرے پر ٹھہرنے کے بعد خوف کا مقام پیدا ہوتا رہا ہے کہ او ہو میں تو یہاں بھی مارا جا رہا ہوں اور یہاں بھی مارا جا رہا ہوں۔

نمونہ کے طور پر ایک تحریر پیش خدمت ہے جس کی روشنی میں اپنا جائزہ لینا مقصود ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہّد خدمت سے لاپروا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امورِ معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعل ساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتی۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18-19)

اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہو

اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتا ہے کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

(الانفال:25)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بلائے تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور یہ بھی (جان لو) کہ تم اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

ایمان لانے والے تو پہلے ہی زندہ ہو چکے ہیں، پھر یہ کس نئی زندگی کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ ایمان لانے کے نتیجے میں ہمیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی آواز پر لبیک کہنے کی پہلی صلاحیت تو عطا ہوگئی ہے مگر ابھی بدیوں سے پوری طرح خلاصی نہیں ہوئی۔ یہاں ہر انسان اپنی اندرونی حالت سے خوب واقف ہے۔ ان تمام خطروں کے مقامات سے جن کی نشاندہی حضرت مسیح موعودؑ نے فرمائی ان سے ہم کتنا بچ رہے ہیں۔ اس پر انسان مختلف حالتوں میں کھڑا ہے۔

ہم میں سے بہت سے ہیں جو ایمان لانے کے باوجود اس آواز پر جو دراصل ایک نئی زندگی کی آواز ہے لبیک کہنے سے قاصر ہیں۔ یہ نئی زندگی ایک قسم کی موت کو چاہتی ہے۔ مردوں سے نکل کر زندگی میں آنا اپنی مردہ حالت پر موت وارد کرنے کے مترادف ہے۔

ایک مردے کو زندگی کا جواب ہاں میں دینا بڑا ہی مشکل ہے عین اسی طرح جب زندہ انسان موت کو اپنے سامنے کھڑا دیکھتا ہے اور تکلیف محسوس کرتا ہے۔

خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو

صوفیاء کا ایک مقولہ ہے کہ ’’مُوْتُوْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا‘‘ یعنی مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ اس سے قبل کہ موت تمہیں آ پکڑے اپنی ان بدیوں پر موت وارد کر دو جنہوں نے تمہارے قدموں کو جکڑ رکھا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا تحریر کو پڑھ کر ہم میں سے ہر ایک کی خواہش ہے کہ ان تعلیمات پر عمل کیا جائے مگر جب ان راہوں پر چلنے کی کوشش کریں جو دراصل اندھیروں سے روشنی کی طرف لوٹنے والی راہیں ہیں تو پھر وہی بات سچ ثابت ہوتی ہے کہ ان راہوں کا سفر تو گویا مرجانے کے مترادف ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ جہاں فرماتے ہیں کہ ’’خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو‘‘ یہاں مذکورہ بالا قرآنی آیت کی روشنی میں زندگی کی طرف بلانے کے لئے نافرمانی کو گندی موت قرار دیا ہے۔ آپؑ جن راستوں پر ہمیں بلا رہے ہیں تا کہ ہمیں ایک نئی زندگی حاصل ہو۔ یہی وہ زندگی ہے جس کو صوفیاء نے موت کا نام دے رکھا ہے۔

دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مجھ جیسے کمزوروں کے لئے جو اس تعلیم کو پڑھتے ہیں اور خوف سے لرزاں رہتے ہیں ایک تسلی کا پیغام بھی دیا ہے کہ اگر تمہارا ان بدیوں سے چھٹکارا مشکل ہو رہا ہے اور بعض دفعہ تو یہ کیفیت ہوتی ہے کہ چھٹکارا پانا تو الگ رہا اس کی تمنّا ہی نہیں اٹھتی۔ یہ تمنّا دعا کے نتیجے میں اٹھ سکتی ہے۔ از سر نو بیدار ہوسکتی ہے۔ ورنہ دعا کے بغیر یہ سوئی پڑی رہے گی۔ آپؑ سب سے پہلے جہاں جھوٹ سے اجتناب کی تلقین کرتے ہیں تو یہی وہ مقام ہے جہاں اگر چھوٹے موٹے ابتلاؤں میں جھوٹ سے بچ بھی جائیں تو ایسے مقام پر پھسلتے ہیں جب جھوٹ کے سوا اور کوئی سہارا دکھائی نہیں دیتا۔ اور ہر حالت میں جھوٹ سے پرہیز کی تمنّا۔ یہ ہے خدا تعالیٰ کی طرف قدم آگے بڑھانا اور اس گندی موت سے بچنا جو خدا تعالیٰ کی نافرمانی تک لے جاتی ہے۔ اگر اس بدی سے بچنے کی تمنّا لیے انسان اپنی نیّت اور نفس کو پاک وصاف کر کے یہ فیصلہ کر کے دعا کرے کہ میں نے جھوٹ نہیں بولنا اور اس کے نتیجے میں ہر قسم کے نتائج بھگتنے کے لئے تیار بیٹھا ہوں اور میں جس کا ہوں اسی کا ہو چکا ہوں، اسی سے مدد کا طلبگار ہوں اور اسی کے دربار میں میری روح سجدہ ریز ہے اور اپنا معاملہ اپنے خدا پر چھوڑتا ہوں۔ پھر خدا تعالیٰ ایسے مضطر دل کی دعا اس شان سے قبول کرتا ہے کہ آسانی کی راہیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔

عمل صالحہ دعا کو قوت بخشتا ہے

اگر ہماری دعاؤں اور اعمال کا رخ ایک ہی سمت میں ہوگا تو ایسے انسان کی دعائیں ضرور مقبول ہوتی ہیں۔ اگر اپنے نفس کو دھوکہ کر اس نیت

سے دعائیں کریں کہ ہم اس بدی کو چھوڑنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں تو ہم اس بدی پر موت وارد کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ

اِلَیۡہِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُہٗ

(فاطر:11)

ترجمہ: اُسی کی طرف پاک کلمہ بلند ہوتا ہے اور اسے نیک عمل بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔

وہ عمل صالح جو دعا کو طاقت بخشتا ہے وہ پہلا عمل یا نیت کا عمل ہے۔

روحانی بیماریوں کی فکر

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

”ہزاروں خطوط میرے پاس آتے ہیں جن میں ظاہری بیماریوں کے ہاتھ سے نالاں لوگوں نے جو جو اضطراب ظاہر کیا ہے میں اسے دیکھتا ہوں لیکن مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ وہ ظاہری بیماریوں کے لئے تو اس قدر گھبراہٹ ظاہر کرتے ہیں مگر باطنی اور اندرونی بیماریوں کے لئے انہیں کوئی تڑپ نہیں۔ باطنی بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ یہی بدظنی، منصوبہ بازی، تکبر، دوسرے کی تحقیر، غیبت اور اس قسم کی بدذاتیاں اور شرارتیں، شرک، ماموروں کا انکار وغیرہ۔ ان امراض کا وہ کچھ بھی فکر نہیں کرتے اور معالج کی تلاش انہیں نہیں ہوتی۔ میں جب ان بیماریوں کے خطوط پڑھتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ کیوں یہ اپنے روحانی امراض کا فکر نہیں کرتے۔“

(خطبات نور جلد 1 خطبہ نمبر 20 صفحہ 231)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہماری روحانی بیماریوں کی شناخت بھی کر دی ہے اور اس کا علاج بھی تجویز کر دیا ہے۔ اب ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ جس طرح ہم آج کل کرونا وائرس سے بچاؤ کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہیں اور فکرمند رہتے ہیں اسی طرح ان روحانی وبائی امراض جو ہماری روح کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہیں ان کا فکر تو سب سے مقدم ہے۔ کشتی نوح میں درج تعلیمات کا مطالعہ کرتے رہیں تا کہ ہماری سمت درست رہے۔ آخر پر اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درج ذیل ارشاد پر اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

”بہت سی بیماریاں انسان کو اس لئے نقصان پہنچاتی ہیں کہ وہ خون میں گردش کر رہی ہوتی ہیں۔ آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں اور ایک وقت میں آ کر جسم پر بہت زیادہ اثر ڈالنا شروع کر دیتی ہیں۔ کسی وجہ سے انفیکشن ہو جاتا ہے اور اس کا اثر ہو جاتا ہے تو انسان کو شروع میں پتا نہیں چلتا کہ بیماری نے حملہ کر دیا ہے۔ بلکہ بہت ہی کوئی محتاط ہو، ذرا سی کسل مندی کے بعد وہ ڈاکٹر کے پاس جائے بھی تو ابتدائی حالت میں بعض ڈاکٹروں کو بھی پتا نہیں چلتا کہ بیماری اندر ہے، خون میں گردش کر رہی ہے۔ اور یہ بیماریاں آتی ہیں جیسا کہ میں نے کہا فضا میں بعض دفعہ جراثیم ہوتے ہیں ایک دوسرے سے بیماریاں لگتی ہیں اور آج بھی ہم دیکھتے ہیں بہت ساری وبائیں پھیلی ہوئی ہیں جن کا شروع میں پتا نہیں لگتا۔ آہستہ آہستہ جب پھیل جاتی ہیں تب پتا لگتا ہے۔ لیکن آجکل کے زمانے میں جو سب سے خطرناک چیز ہے وہ اس زمانے میں روحانی بیماریاں ہیں۔ اور روحانی بیماریوں کی تو فضا میں بھرمار ہوئی ہوئی ہے اور انسان کو پتا نہیں لگتا کہ کس وقت شیطان ہمارے خون میں چلا گیا ہے اور روحانی بیماری کو بڑھانا شروع کر دیا ہے۔ لیکن شیطان کے خون میں گردش کرنے سے جو بیماری آتی ہے جو وہ جسمانی بیماری کی نسبت اس لحاظ سے زیادہ خطرناک ہے کہ جسمانی بیماری سے جسم پر اثرات پڑنے شروع ہوتے ہیں۔ جسم ٹوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ کسل مندی کی کیفیت ہو جاتی ہے پھر آہستہ آہستہ مزید تکلیف بڑھتی ہے۔ انسان خود محسوس کرتا ہے اور ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے کہ میں بیمار ہوں مجھے دوائی دو۔ لیکن روحانی بیماری خطرناک اس وجہ سے ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے انسان دُور ہٹتا ہے اور شیطان کے حملے کے نیچے آ جاتا ہے تو تب بھی خود کو بیمار محسوس نہیں کرتا بلکہ اپنے آپ کو اچھا ہی سمجھتا ہے۔ لیکن جب اس کے دوستوں، اس کے ہمدردوں کو پتا چلتا ہے کہ یہ بیمار ہے تو وہ اس کو سمجھاتے ہیں۔ جو بیماری کی انتہا کو پہنچ جائیں وہ دوستوں کے کہنے پر بھی خود کو بالکل ٹھیک سمجھتے ہیں اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو غلط سمجھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ میرے دوست مجھے غلط کہہ رہے ہیں۔ پس شیطان کا حملہ یا روحانی بیماری جو ہے جسمانی بیماری سے بہت زیادہ خطرناک ہے کیونکہ بسا اوقات اس کے علاج کے لئے انسان تیار نہیں ہوتا۔ دوسرے توجہ بھی دلائیں کہ علاج کروا لو تو اس طرف توجہ نہیں ہوتی۔

پس ایک مومن کو اس سے پہلے کہ بیماری حملہ کرے اپنے جائزے لیتے ہوئے حفظ ماتقدم کے عمل کو شروع کر دینا چاہئے اور اس معاشرے میں جیسا کہ میں نے کہا کہ روحانی بیماریاں مستقل فضا میں پھیلی ہوئی ہیں اس لئے اپنے آپ کو بچانے کے لئے مستقل عمل کی بھی ضرورت ہے یا مستقل علاج کی بھی ضرورت ہے۔ حفظ ماتقدم کی ضرورت ہے اور یہی ایک حقیقی مومن کے لئے ضروری ہے اور اس کو چاہئے کہ وہ اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتا رہے۔“

(خطبہ جمعہ 6/ مارچ 2015ء مطبوعہ خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 161-162)

بقیہ: اُردو صحافت کے 200 سال… از صفحہ 7

سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روزنامہ الفضل لندن کے آن لائن ایڈیشن کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ یہ جماعت کا اہم اخبار ہے“

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ الفضل کے پہلے شمارے میں اخبار کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اے میرے مولا!......لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی مفید بنا اس کے سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔ (الفضل 18 جون 1913ء صفحہ 3)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

میری بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعائیں قبول فرمائے اور الفضل ہمیشہ ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتا چلا جائے اور یہ بھی خلیفہ وقت کے لیے ایک حقیقی سلطانِ نصیر کا کردار ادا کرنے والا ہو۔ آمین

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس اہم اخبار کی ادارت کے لیے مکرم ابوسعید آف لندن کو مدیر مقرر فرمایا یوں آپ کو الفضل آن لائن لندن کے جدید ایڈیشن کا اولین صحافی اور اولین مدیر اعلیٰ ہونے کا شرف اور اعزاز حاصل ہے۔ آپ کی ادارت میں یہ اخبار حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولیت دعا کے نتیجے میں اب لاکھوں لوگ اس سے فیض حاصل کر رہے ہیں اور وہ دن بھی دور نہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا وہ اگلا فقرہ ”کروڑوں لوگ فیض پائیں“ پورا ہوتے ہوئے ہم اپنی زندگیوں میں ہی دیکھ لیں۔ آمین

الفضل اخبار کی بات چلی ہے تو یہاں سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن کا ذکر بھی ضروری ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1991ء میں لندن سے ہفت روزہ جاری فرمایا جو اب ترقی کرتا ہوا تین روزہ ہو کر دنیا بھر میں اپنی علمی و روحانی خوشبوئیں بکھیر رہا ہے۔

آج کی دعا

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ وَصَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ وَحَبِیۡبِکَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمۡ وَتَوَفَّنَا فِیۡ اُمَّتِہٖ وَابۡعَثۡنَا فِیۡ اُمَّتِہٖ وَاٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّ لِاُمَّتِہٖ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاکۡتُبۡنَا فِیۡ عِبَادِکَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ نمبر 108 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان مومن بھائیوں کو بخش دے جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے، اور اپنے نبی اور حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر رحمتیں بھیج اور ہمیں آپؐ کے امّتی ہونے کی حالت میں موت دے اور ہمیں آپ کی اُمّت میں ہی اٹھانا اور تو نے ان اُمّت سے جو وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عطا فرما۔ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے۔ پس ہمیں اپنے مومن بندوں میں لکھ لے۔

یہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بخشش اور انجام بخیر کی دعا ہے۔

ہمارے بہت پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 10 ستمبر 2010ء میں اس دعا کے پڑھنے کی تحریک فرمائی ہے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

محمد عمر تماپوری۔ انڈیا

اُردو صحافت کے 200 سال
اور احمدیہ جماعت کی صحافتی خدمات
(1897ء تا 1908ء)

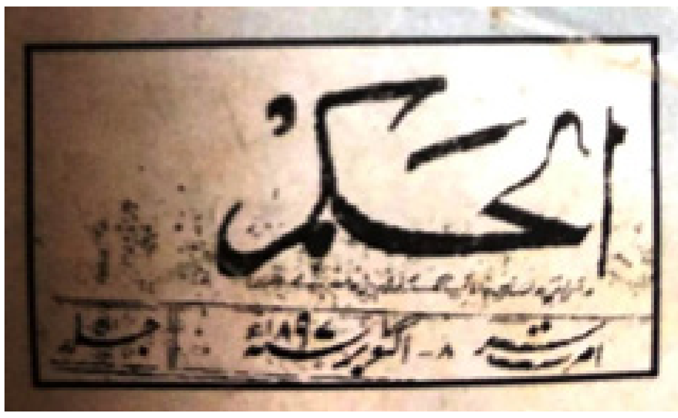

آج ساری اُردو دنیا میں اُردو صحافت پر دو سو سال مکمل ہونے پر شایانِ شان جشن اور سمینار منعقد ہو رہے ہیں۔ اور سال بھر جشن منانے کے بارے میں غور و خوض ہو رہا ہے بلکہ اس پر اتفاق بھی ہوا ہے۔ تقریباً ہر اُردو اخبار میں اس پر مضامین اور مقالے طبع ہو رہے ہیں۔ یہ سلسلہ جاری اور ساری ہے۔ صحافت عربی زبان کا لفظ ہے جو صحف سے ماخوذ ہے۔ لغت کے اعتبار سے اس کے معنی کتاب، رسالہ اور صفحہ کے ہیں ایک جگہ پر اخبار کے بھی ہیں۔ یعنی ایسا مطبوعہ مواد جو مقررہ وقتوں کے بعد شائع ہوتا ہے صحافت کہلاتا ہے۔ صحافت کا اولین فریضہ خدمت انسانیت ہے۔ صحافت انسانی اقدار کے تحفظ کی ضامن ہے۔ دورِ حاضر کی تیز رفتار ترقی اور نت نئے ایجادات صحافت کو کمزور نہیں کر سکی۔ آج بھی اس کی وہی اہمیت اور حیثیت ہے جو شروع میں تھی۔

اردو صحافت میں احمدیہ جماعت کی خدمات ان دو سو سالوں میں بہت نمایاں قابل ذکر اور قابل قدر ہیں۔ کسی حال میں بھی ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ وہ جشن و سمینار نامکمل اور ادھورا ہے جس میں میری احمدی صحافتی خدمات کا ذکر نہ ہو۔ اس عرصہ میں احمدیت کا طویل ترین صحافتی دور ایک روشن باب ہے جو اپنے آپ میں ایک ریکارڈ ہے۔ اس کالم میں احمدیہ جماعت کی ایک سو پچیس سالہ خدمات کا احاطہ کرنا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

سردست صرف ابتدائی دور کی کچھ جھلکیاں 1897 تا 1908 تک کی پیش کی جاری ہیں۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے چاہا کہ سیف (تلوار) کا کام قلم سے لیا جائے اور تحریر سے مقابلہ کر کے مخالفوں کو پست کیا جائے..... اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 59)

تاریخ احمدیت میں اُردو صحافت کی ابتداء بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی۔ آپ کے دو مخلص صحابی حضرت یعقوب علی عرفانیؓ اور حضرت محمد صادقؓ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ابتدائی اخبارات ''الحکم'' اور ''البدر'' کے اولین مدیر اور صحافی کے طور پر میدان صحافت میں نمایاں اور قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے فرمایا یہ اخبار الحکم و بدر ہمارے دو بازو ہیں

(ذکر حبیب مولف حضرت محمد صادقؓ صفحہ 193)

حضرت یعقوب علی عرفانیؓ کا شمار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی مخلصین صحابہ اکرام میں ہوتا ہے اور آپ کو عین جوانی کی عمر میں یہ مقام لدھیانہ بیعت اولیٰ کے دنوں میں حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور آپؓ کو یہ اعزاز اور شرف بھی

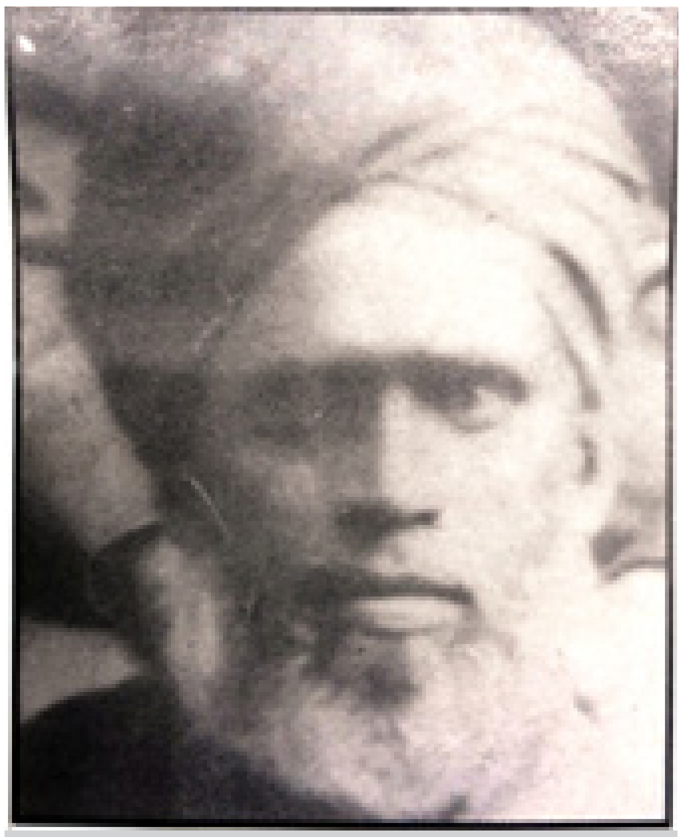

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ
ایڈیٹر اخبار الحکم

حاصل ہے کہ آپؓ جماعت احمدیہ کے اولین صحافی اور مورخ احمدیت ہیں۔ آپ نے 18 اکتوبر 1897 کو ایک ہفت روزہ اخبار ''الحکم'' کے نام سے جاری کیا۔ شروع میں یہ اخبار ریاض ہند پریس امرتسر سے شائع ہوتا رہا اور پھر 1898 میں قادیان منتقل ہوا اور درمیان میں کچھ توقف کے بعد جولائی 1943 تک جاری رہا۔ الحکم کے دور ثانی میں ادارت کے فرائض آپ کے فرزند شیخ محمود عرفانی صاحب نہایت عمدگی سے بجالاتے رہے۔ جماعت کی مالی حالت ایسی نہ تھی کہ اخبار کے طباعت کے اخراجات کی متحمل ہوتی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے یہ خواہش ظاہر کی کہ ذاتی طور پر اس ذمہ داری کو برداشت کرنیکی اجازت دی جائے۔ آپ کو اس کی اجازت مل گئی۔ پھر بھی یہ جماعتی اخبار تھا اور جماعت کی سرپرستی اور نگرانی میں شائع ہوتا رہا۔ تھوڑا عرصہ آپ اس اخبار کو امرتسر سے نکالتے رہے۔ جب آپ کو مدرسہ قادیان کی خدمت پر مامور کیا گیا تو آپ اخبار اور پریس بھی اپنے ساتھ قادیان لے آئے۔ اس طرح یہ اخبار قادیان سے شائع ہونے لگا اور جب تک اخبار ''البدر'' کا اجراء نہ ہوا سِلسلہ احمدیہ کا یہی واحد اخبار تھا جو احمدیہ جماعت کی ترجمانی کرتا رہا۔ اس اخبار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرائیوٹ سیکریٹری بھی تھے۔ (بقول حضرت مصلح موعودؓ حضور علیہ السلام کے تازہ بتازہ الہامات، رویا، کشوف کی اشاعت کے علاوہ مجالس عرفان جو مختلف حالات اور موقعوں پر منعقد ہوا کرتی تھیں ان کو پوری ذمہ داری سے باقاعدگی سے نوٹ کر کے اخبار الحکم میں شائع کرتے رہے۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفروں کے حالات، اشتہارات، آریوں اور عیسائیوں سے ہوئے مناظرے اور مباحثہ کے روئیدادیں بھی شائع کرتے رہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذہبی چیلنجوں کو بھی اس اخبار کے ذریعہ دیا جاتا رہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں 1902 میں'' ریو ریوایلجنز'' اردو زبان میں شروع ہوا اور نہایت کامیابی اور کامرانی کے ساتھ مُلک اور بیرون ملکوں میں متلاشیان حق کو سیراب کرتا رہا اس طرح دوران سال 1902 میں اخبار البدر کا اجراء ہوا اور اس کے محرک حضرت بابو منشی محمد افضلؓ صاحب اور ڈاکٹر فیض علی صاحبؓ تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست کی کہ ایک اخبار جاری ہونا چاہیئے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منظوری عطاء فرمائی۔ شروع شروع میں اس اخبار کا نام قادیان رکھا گیا تھا لیکن بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر اس کا نام البدر رکھا گیا۔ البدر اخبار کے اولین مدیر و مالک حضرت منشی محمد افضل خانؓ تھے۔ 21 مارچ 1905 کو آپ کی قادیان میں وفات ہوئی اندنوں حضرت مفتی محمد صادقؓ صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور ہیڈ ماسٹر فریضہ بجا لا رہے تھے۔ آپؓ کو وہاں سے تبدیل کر کے اخبار البدر کی ادارت اور ذمہ داری آپ کے سپرد کر دی گئی اور ساتھ ہی اخبار البدر کا نام بدر میں تبدیل ہوگیا جو آج بھی بدر کے نام سے قادیان دار الامان سے باقاعدگی سے ہفتہ وار شائع ہو رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موقع پر دونوں حضرت مفتی محمد صادقؓ صاحب کا مدیر بدر مقرر ہونے پر اس رنگ میں خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ '' میں بڑی خوشی سے یہ چند سطریں تحریر کرتا ہوں کہ اگر چہ منشی محمد افضل مرحوم ایڈیٹر البدر قضائے الٰہی سے فوت ہوگئے ہیں خدا تعالیٰ شکر اور فضل سے ان کا نعم البدل اخبار کو ہاتھ آ گیا ہے یعنی ہمارے سلسلہ ایک برگزیدہ رکن جوان صالح اور ہر ایک طور سے لائق جن کی خوبیوں کے یہاں بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں یعنی مفتی محمد صادق صاحب بھیروی قائم مقام حضرت منشی محمد افضل صاحب مرحوم ہوگئے ہیں میری دانست میں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اس اخبار کی قسمت جاگ اٹھی ہے کہ اس کو ایسا لائق اور صالح ایڈیٹر ہاتھ آیا ہے خدا تعالیٰ یہ کام ان کے لئے مبارک کرے اور ان کے کاروبار میں برکت ڈالے آمین ثم آمین'' خاکسار مرزا غلام احمد

(30/ مارچ 1905ء)

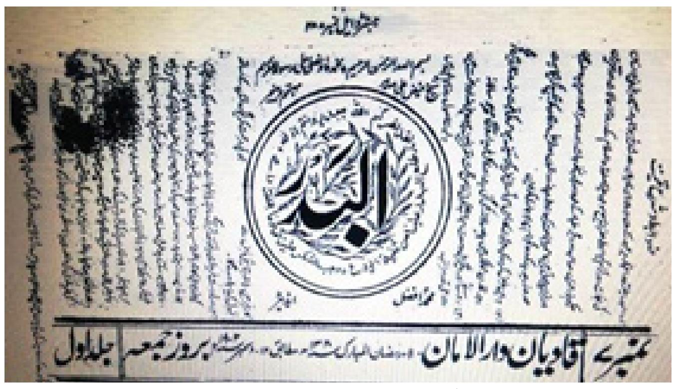

محترم بابو منشی محمد افضل صاحب کی وفات کے بعد اخبار البدر میں جو تعطل آیا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے فرمایا ''میرا دل گوارہ نہیں کرسکتا تھا کہ قادیان سے کوئی مفید سلسلہ جاری ہو اور وہ رک جائے۔ البدر کا چند روزہ وقفہ رنج تھا۔ سردست اللہ

حضرت مفتی محمد صادقؓ
ایڈیٹر اخبار البدر قادیان

تعالیٰ نے اس کے لئے تدبیر نکالی ہے میاں معراج دین عمر جن کو دینی امور میں اللہ تعالیٰ نے خاص جوش بخشا ہے اس طرف متوجہ ہوئے اور نصرت اللہ یوں جلوہ گر ہوئی کہ اس کی ایڈیٹری کیلئے میرے نہایت عزیز مفتی محمد صادق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان کو منتخب کیا گیا اور اس تجویز کو حضرت امامؑ نے بھی پسند فرمایا میں یقین کرتا ہوں کے ہمارے احباب اس نعم البدل پر بہت کوش ہوں گے‘‘۔ (نورالدین)

بزرگان سلسلہ کی دعاؤں اور منشاء کے مطابق آپ نے صحافت کی ذمہ داری کو کمال حُسن خُوبی سے ادا کیا۔ ایک صحافی کی مکمل صفات آپ کے اندر تھیں۔ آپ کو سات زبانوں پر عبور حاصل تھا اور آپکو ایڈیٹر بدر ہفت زبان کا ٹائٹل ملا تھا۔ انگریزی، عربی، فارسی، میں عبور حاصل تھا۔ فرنچ اور پرتگالی زبان سے بھی واقف تھے۔ نہایت فصیح و بلیغ اُردو زبان بولتے اور لکھتے تھے۔ آپ کے ’’بدر‘‘ میں تحریر کردہ اداریے مقبول عام کی سند حاصل کر چکے تھے۔ آپ کا ایک اداریہ جو کئی پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

’’ہزاروں ہزار ملینوں ملینز سلام اور صلوٰۃ اور برکات اور رحمتیں نازل ہوں اس محمد (ﷺ) پر جس نے ہم کو ایسا اب سنایا اور دیکھایا اور ملایا اور اس محمد ﷺ کے جانشین احمدؑ پر جس نے اس زمانہ میں پھر توحید الٰہی کا جھنڈا بلند کر دیا اور خشک زمین پر اپنے نیم شبی آب چشم سے سیراب کر کے مردوں کو زندہ کر دیکھایا۔۔۔حضرت ابی المکرم حکیم نورالدینؓ کو جن کی جان قرآن ہے اور جن کے درس قرآن سے اس اخبار کے ناظرین نے آج تک فائدہ اُٹھایا ہے اور آئندہ مستفید ہونگے انشاءاللہ اور ایسا ہی دنیا و دین کی نعمتیں اور برکتیں عطا فرما۔ قوم کے لیڈر حضرت مولوی عبادلکریم صاحب جن کی دردمندانہ پُرتاثیر نصائح اور وعظ انسان کو حقیقہ عاشق مزاج بنا دیتی ہیں اور اپنی بخشش اور رحمت اور برکت نازل کرے میرے مکرم دوست حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے پر جنہوں نے اخبار کے انتظام کو اپنا ماتحتی کا فخر عطا فرمایا ہے رحمت اور مغفرت نازل کر محمد افضل خان کی روح پر جس نے البدر اخبار کی بنیاد رکھی تھی اور اب تک چلایا تھا اسے جزائے خیر دے اور نیز رحمت و برکت نازل فرما اس اخبار کے پروپرائٹر میاں معراج الدین عمر پر جس نے اپنی فراخ حوصلگی سے اس کو نئے سرے سے جاری کرنے کا بوجھ بھی اپنے سر پر اُٹھایا ہے۔ اور بھی ترقی عطا فرما۔۔۔‘‘

(البدر 6 اپریل 1905 صفحہ 3)

یہ شمع احمدیت کے درخشندہ صحافی تھے جنہوں نے اشاعت اسلام کے ساتھ ساتھ اردو زبان اور اردو ادب کو فروغ دینے اس کی ترقی و ترویج میں ناقابل فراموش خدمات سرانجام دی ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ احمدیہ صحافت کے روح رواں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ ملفوظات، مکتوبات، اشتہارات اور کتب روحانیہ ہیں جو قرآن کریم اور احادیث شریف کی روشنی میں تحریر فرمائیں جن کے متعلق آپ کا فرمان ہے ان کا ایک ایک حرف اور ایک ایک نقط خدا کی تائید و نصرت سے لکھا گیا ہے اسی تعلق میں ایک مقام پر فرماتے ہیں۔’’میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرا لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے‘‘۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زندگی بھر جاری رہنے والا صحافتی دور ایک روشنی کا بلند مینار ہے جس کی شعاعیں ملکی سرحدوں کو عبور کر کے تشنگان روحانیت کو آج تک سیراب کر رہی ہیں۔ آپ نے 28 سال کے قلیل عرصہ میں 1880 سے 1908 تک 90 سے زائد کتابیں تصنیف فرمائیں ہیں۔ اشتہارات کی تین جلدیں ہیں۔ آپ کی زبان مبارک سے بیان ہرے شیریں کلمات کو عاشق احمدیت نے بڑی عقیدت سے قلمبند کیا ہے یہ بھی اس صحافتی دور میں شمار ہوتے ہیں اس کی دس جلدیں ہیں۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے جو مکاتیب تحریر کئے جو بعد میں کتابی شکل شائع ہوئے ان کی سات جلدیں ہیں۔ یہ عظیم الشان علم کلام علم و معرفت کا ایک خزانہ ہے اس عظیم صحافت کا ایک شیریں ثمر ہے جو آپ سے ظہور میں آیا۔ عالم الغیب خدا نے عرش بریں سے آپ کو ’’سلطان القلم‘‘ کا خطاب سے نوازا۔ ایک صحافی کیلئے اس بڑا اعجاز اور سند ہو ہی نہیں سکتی عام طور پر صحافیوں کو پُرسکاء اور سان حکومتیں دیا کرتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ عظیم الشان پُرسکاء آپ کو ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ۔ آپ کی تحریرات کا تجزیہ صحافت کے اعتبار سے کیا جائے تو یہ بھی دلچسپی اور حیرانی سے کم نہیں ہے یہ صحافتی مواد اٹھارہ ہزار پانچ سو اکہتر صفحات پر مشتمل ہے اور کم و بیش 78 لاکھ الفاظ کا ذخیرہ ہے۔ یہ الفاظ بھی کسی دنیاوی صحافی کے نہیں بلکہ ایک ایک لفظ ایک ایک حرف مامور من اللہ کے ہیں۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

آپ کے صحافتی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے دہلی کے اخبار کرزن گزٹ کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی نے لکھا ’’مرحوم کی اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسایوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرے کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لیٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی نہ بحثیت ایک مسلمان ہونے کہ ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ کو اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلے میں زبان کھول سکتا۔۔۔۔اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی آج سارے پنجاب بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا لکھنے والا کوئی نہیں۔۔۔۔۔۔۔اس کا پرزور لیٹریچر اپنی شان میں بلکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

(کرزن گزٹ دہلی یکم جون 1908)

اسی طرح ہندوستان کے مشہور اخبار وکیل امرتسر نے جو خراج تحسین پیش کیا وہ الفاظ تاریخ نے ریکارڈ کر لئے ہیں لکھا ہے۔’’۔۔۔۔غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جزبہ ان اشعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔

(اخبار وکیل امرتسر 30 مئی 1908)

الفضل کا اجراء اور صحافتی دنیا میں خدمات

جماعت احمدیہ کی صحافت کی دنیا میں الفضل کا اگر ذکر نہ ہو تو یہ مضمون ادھورا محسوس ہو گا۔ حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ نے اسے 18 جون 1913ء کو قادیان انڈیا سے جاری فرمایا جو مشکلات اور بندشوں کے مختلف ادوار سے گزرتا ہوا اب لندن سے آن لائن کی صورت میں پوری آب و تاب کے ساتھ لاکھوں پیاسی روحوں کو سیراب کر رہا ہے۔ اسے نہ صرف جماعت احمدیہ کی تاریخ میں سب سے طویل عمر پانے والے اخبار کا درجہ حاصل ہے بلکہ اردو صحافت کی دنیا میں برصغیر اور دنیا بھر میں سب سے لمبی عمر پانے کا اعزاز حاصل کر چکا ہے۔

لہٰذا یہاں الفضل آن لائن کا مختصر تعارف دینا بے محل نہ ہو گا۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دوربین نگاہوں نے جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے غیر معمولی طور پر روحانی بصیرت عطا فرمائی ہوئی ہے محسوس کیا کہ یہ زمانہ قرآن مجید کی پیشگوئی کے مطابق وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ’’اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے‘‘ کے مطابق ضروری تھا کہ ایک ایسے اخبار کو جاری کیا جائے جو اس پیشگوئی کو پورا کر سکے۔ عالمگیر سطح پر ہر خاص و عام تک اسلام کا پیغام پہنچ جائے۔ روزنامہ الفضل کے جدید آن لائن ایڈیشن کا اجراء فرمایا۔ یہ سنہری دور میں خلافت خامسہ کا عظیم کارنامہ ہے۔ آج ساری دنیا میں پورے آب و تاب کے ساتھ تشنگان روحانیت کو سیراب کر رہا ہے۔ پھر مذہب اسلام کے بارے میں جو غلط فہمیاں پیدا کی گئیں ہیں۔ ان کو دور کرنے میں یہ اخبار اہم کردار ادا کر رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ احمدیہ معاشرے کی تربیت بھی بڑی عمدگی کے ساتھ بجالا رہا ہے۔ الحمد للہ

اس اخبار کا پہلا شمارہ 13 دسمبر 2019ء کو منظر عام پر آیا۔ پھر ایک بار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ’’دیکھو! میرے دوستو اخبار شائع ہو گیا‘‘ (تذکرہ: 569) نہایت ہی شان سے پورا ہوا۔ الحمد للہ

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اخبار کا اجراء کرتے ہوئے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے جدید دور کی بقیہ صفحہ 5 پر

ناصرہ مسرت مرزا۔ لندن

میری پیاری امی

میری پیاری امی مکرمہ گوہر سلطانہ صاحبہ (اہلیہ مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب، سابق امیر ضلع راولپنڈی) 7/ اکتوبر 2021ء کنگسٹن اپان ٹیمز یو کے میں ایک سال بوجہ کینسر بیمار رہنے کے بعد اپنے بیٹے عطاء الحفیظ کے گھر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

امی 19/ جولائی 1944ء کو ڈاکٹر محمد زبیر صاحب کے گھر بمقام ڈاڈر (ایبٹ آباد) میں پیدا ہوئیں۔ میرے نانا میرے دادا کے بھتیجے لگتے تھے۔ اس طرح امی کے پڑ دادا اور ہمارے پڑدادا ایک ہی شخصیت یعنی مکرم مولوی شرف دین صاحب تھے۔ امی کی والدہ بھی انتہائی مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ اور خود بھی بہت عبادت گزار تھیں۔ امی نے ابتدائی تعلیم پارہ چنار کرم ایجینسی میں حاصل کی جہاں میرے نانا سول ہسپتال میں بحیثیت ڈاکٹر کام کرتے تھے۔ پارہ چنار چونکہ ایک پسماندہ علاقہ تھا جہاں لڑکیوں کی تعلیم کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں تھا۔ لیکن امی کو تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا جو کہ وسائل نہ ہونے کی وجہ سے ادھورے تھے جو انہوں شادی کے کافی عرصے کے بعد پورے کئے۔ قرآن مجید کی تجوید سیکھی۔ میٹرک کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا اور پھر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے ایف۔ اے کا امتحان دیا۔ امی کی شادی سترہ سال کی عمر میں میرے والد صاحب مکرم فضل الرحمٰن صاحب ساتھ ہوئی۔ امی کا نکاح 1961ء میں مشاورت کے موقع پر ربوہ میں ہوا۔ آپ کا نکاح مکرم جلال الدین شمس صاحب نے پڑھایا تھا اور اس کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے دعا کروائی۔ امی بیاہ کر حیدر آباد آ گئی تھیں جہاں میرے والد صاحب ذیل پاک سیمنٹ فیکٹری میں جنرل مینجر کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔ حیدر آباد ہی میں میرے بڑے دونوں بھائیوں کی پیدائش ہوئی۔ اس کے بعد بنوں، کوہاٹ اور راولپنڈی میں بھی قیام رہا۔

میں نے شروع سے ہی امی کو صوم وصلوٰۃ کا پابند پایا۔ تہجد اور نوافل کی ادائیگی ان کا روزمرہ کا معمول تھا۔ صبح گھر کے کام کاج سے فارغ ہونے کے بعد ظہر کی نماز کے لئے خاص اہتمام سے تیار ہوتیں۔ رمضان کے روزے باقاعدگی سے رکھتیں۔ چند سال پہلے اس بات کا ذکر کیا کہ ان کی یادداشت کے مطابق جو بھی روزے چھوٹے تھے وہ انہوں نے پورے کر لئے ہیں اور ساتھ ہی کہتیں کہ اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ آمین

جیسا کہ حدیث ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔ امی بلاشبہ اس پر عمل کرنے والی تھیں۔ صفائی ستھرائی کا بہت خیال رکھتیں۔ نہ صرف جسمانی اور لباس کی صفائی کا خیال رکھتیں بلکہ گھر کی صفائی اور کھانا پکانے میں بھی بہت محتاط ہوتیں۔ کوئی خشک برتن پانی سے دھوئے بغیر استعمال نہ کرتیں۔ بیماری کے آخری دنوں میں جب بالکل بستر پر تھیں اور بمشکل چند نوالے ہی کھاتیں لیکن اس کے بعد لازمی دانت برش کرتیں۔ انتہائی خوش لباس اور نفاست پسند تھیں۔ گھر کے ملازمین کا بہت خیال رکھتیں۔ رمضان میں جب گھر والوں کے لئے سحری بناتیں تو ملازمین کے لئے بھی ویسا ہی کھانا تیار کرتیں۔ اسی طرح افطاری بھی تیار کر کے ٹرے میں رکھ کر ان کو دیتیں۔ عید کے دن عید کی نماز کے بعد بڑے اہتمام سے عید کے لوازمات ڈرائینگ روم کے میز پر لگاتیں اور باہر سے تمام ملازمین کو اندر بلوا کر ان کی خاطر مدارت کرواتیں۔ جب روزمرہ کا کھانا تیار ہوتا تو سب سے پہلے انکے لئے کھانا نکالتیں۔ گھر کی ملازمہ کی طبیعت خراب ہوتی تو اپنے سامنے بٹھا کر گرم دودھ میں اوولٹین ڈال کر دیتیں۔ کبھی انڈا ابوائل کر کے دیتیں اور اپنے پاس سے دوائیاں بھی دیتیں۔ جو ملازمین عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے اب کام نہیں کر سکتے تھے ان سے فون پر رابطہ رکھتیں اور ان کو پیسے بھجواتیں۔

امی کی طبیعت کی ایک بہت بڑی خوبی تھی کہ وہ غیبت سے نفرت کرتی تھیں اور اگر انکے سامنے کوئی غیبت کرتا تو اسے روکتیں یا اٹھ کر وہاں سے چلی جاتیں۔ اکثر ہمیں کہتی تھیں کہ اگر کوئی غیبت کر رہا ہے اور روکنے کے باوجود نہیں منع ہو رہا تو میں دل ہی دل میں استغفار پڑھنا شروع کر دیتی ہوں۔ لڑائی جھگڑے سے ہمیشہ دور رہتیں اور صلح صفائی والی بات کرتیں۔ ملنے ملانے والوں میں بھی اگر کوئی ایسی بات کرتا جو بعد میں لڑائی کی صورت اختیار کر سکتی تھی تو بالکل خاموش ہو جاتیں تا کہ بات وہیں ختم ہو جائے۔ بات چیت کرنے میں بہت محتاط ہوتیں۔

احمدی ہونے پر اکثر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتیں۔ خلافت سے بہت عقیدت رکھتی تھیں۔ میرے والد صاحب جو امیر جماعت ضلع راولپنڈی تھے کی جماعتی ذمہ داریوں میں انکے شانہ بشانہ رہیں۔ ہر سفر میں انکے ساتھ ہوتیں اور گھر آنے والے جماعتی مہمانوں کی مہمان نوازی کرتیں۔ اکثر لوگ اپنے مسائل لے کر والد صاحب کے پاس آتے چاہے وہ نجی ہوتے یا جماعتی ہوتے۔ امی انکی رازداری کو قائم رکھنے کا بہت خیال رکھتیں۔ جماعتی چندہ جات بہت باقاعدگی سے دیتی تھیں۔ اس کے علاوہ حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا۔

شروع سے امی کی عادت تھی کہ وہ ڈائری لکھا کرتی تھیں۔ آپ کو بہت کثرت سے سچے خواب نظر آتے۔ اکثر خواب میں قرآن پاک کے الفاظ آپ پڑھ رہی ہوتیں اور جب آنکھ کھلتی تو حقیقتاً وہ الفاظ آپ کی زبان پر ہوتے۔ آپ اپنے خواب ڈائری میں لکھ لیتیں پھر جب وہ خواب پورا ہوتا تو وہ بھی لکھ لیتیں۔ اپنی ڈائری میں یادداشت کے طور حضور اقدس سے کی جانے والی ملاقات کی تفصیل لکھتیں۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کی تجوید کے اصول، مختلف ممالک میں جن مساجد میں آپ گئیں، اشعار، اقوال زریں اور گھریلو ٹوٹکے وغیرہ بھی لکھ لیتیں۔ قرآن مجید میں مسنون دعاؤں پر نشانات لگا لیتیں۔ درثمین کے اکثر دعائیہ اشعار بھی لکھ لیتیں۔

آپ کے چہرے پر ہروقت مسکراہٹ رہتی جس کا ذکر آپ کی وفات کے بعد اکثر لوگوں نے اپنے تعزیتی پیغامات میں کیا ہے۔ اور اعلیٰ اخلاق کی تصدیق کی ہے۔ انتہائی دھیمے مزاج کی تھیں۔ ہمدرد، پرخلوص، خیال رکھنے والی، خدمت گزار، عبادت گزار، دعا گو، حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر عمل کرنے والی تھیں۔

شادی سے پہلے اپنے والدین کی خدمت اور چھوٹے بہن بھائیوں کا بہت خیال رکھتیں۔ سب بہن بھائیوں میں بڑی ہونے کی وجہ سے سب کے لئے ماں کا درجہ رکھتی تھیں اور ایک شفیق ماں کی طرح ہی سب کا خیال رکھتیں۔ سترہ سال میں شادی ہوگئی تھی۔ آپ نے اپنے ساس سسر کی بہت خدمت کی۔ میری پھپھو جن کو کینسر ہوگیا تھا اور وہ اپنے چار معصوم بچوں کے ساتھ ہمارے والد صاحب کے پاس آ گئی تھیں۔ آپ نے سب کی بے لوث خدمت کی۔ پھپھو کی وفات کے بعد بچے والد صاحب کی ہی کفالت میں رہے اور سب بچوں کا امی کے ساتھ بہت پیار اور محبت کا رشتہ تھا۔

اپنی بیماری بھی انتہائی صبر اور وقار کے ساتھ گزاری۔ جب بھی ان سے حال پوچھتے تو کہتیں شکراً الحمدللہ۔ انتہائی مہمان نواز تھیں جس کا ذکر اکثر جماعتی عہدیداران کرتے۔ آخری ایام میں بھی جب نرسز آتیں یا کوئی عیادت کے لئے آتا تو ہمیں مہمان نوازی کرنے کا کہتیں۔ وفات سے ایک ہفتہ پہلے کہنے لگیں کہ میری طرف سے آخری دفعہ سب بچوں کی دعوت کر دو۔ انسانی کوشش جس قدر ممکن تھی وہ ان کے علاج کے لئے کی گئی لیکن تقدیر مبرم کو کون ٹال سکتا ہے۔ 7/ اکتوبر 2021ء کو ہماری پیاری امی صبح دس بجے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ حضور اقدس نے از راہ شفقت حاضر نماز جنازہ پڑھایا اور پرانے بہشتی مقبرہ میں تدفین کی اجازت مرحمت فرمائی۔ امی اکثر یہ دعا کرتیں کہ خدایا میری آزمائش لمبی نہ کرنا اور خاتمہ بالخیر کرنا۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے انکی دعائیں قبول ہوتے ہوئے دیکھیں۔ وفات سے دس دن قبل Covid کی پابندیاں اٹھائی گئیں اور پاکستان کو ریڈ لسٹ سے نکال دیا گیا۔ اور ہمارے لئے ممکن ہوا کہ ہم امی کا جنازہ لے کر ربوہ جائیں۔ اور امی کی دلی خواہش کے مطابق انہیں بہشتی مقبرہ میں والد صاحب کے قریب دفن کریں۔ الحمدللہ۔

ہزاروں رحمتوں کے زیر سایہ
دعاؤں کے لئے بھاری خزانے
ہمارے گھر کی زینت جا رہی ہے

رپورٹ: مبارک احمد منیر۔ افسر جلسہ گاہ برکینا فاسو و نمائندہ روزنامہ الفضل

جلسہ سالانہ برکینا فاسو 2022ء

جماعت احمدیہ برکینا فاسو کو 25 تا 27 مارچ 2022ء کو اپنا 30واں جلسہ سالانہ دارالحکومت واگہ ڈوگو میں جماعت کی زمین بستان مہدی میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لیے ایک بہت بڑی ٹیم کی ضرورت ہوتی ہے جو مختلف شعبہ جات میں انتہائی محنت اور لگن سے کام کر کے جلسہ کو کامیاب بناتی ہے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے کونے داؤدا صاحب کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا جن کی سربراہی میں جلسہ سالانہ کو کامیاب کرنے کے لیے ایک ٹیم تشکیل دی گئی۔ اس سال خاص طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مولانا محمد شریف عودہ صاحب کو اپنا نمائندہ کے طور پر جلسہ سالانہ برکینا فاسو میں شمولیت کے لیے بھجوایا۔

وقارِ عمل

یہ جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز رہا ہے کہ اکثر کام وقارِ عمل کر کے کیے جاتے ہیں جس سے ایک طرف تو افراد جماعت کو کام کرنے کی عادت پڑتی ہے اور دوسری طرف جماعت کا قیمتی سرمایہ بچایا جاتا ہے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کو کامیاب بنانے کے لیے ایک مہینہ پہلے سے ہی وقارِ عمل شروع کر دیے گئے تھے۔ جامعۃ المبشرین کے 60 طلباء روزانہ بعد نماز عصر حافظ نی آدم صاحب استاد جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کی سربراہی میں باقاعدگی سے وقارِ عمل کرتے رہے۔ چنانچہ 13 مارچ سے جامعۃ المبشرین میں باقاعدہ چھٹیاں کر دی گئیں اور صبح 8 بجے سے لیکر شام 6 بجے تک طلباء موسم کی شدت کے باوجود اس بابرکت جلسہ کو کامیاب بنانے کے لیے وقارِ عمل کرتے رہے۔

اس کے علاوہ ہر اتوار کو بچاس کے قریب خدام واگہ ڈوگو وقارِ عمل کرنے کے لیے باقاعدگی سے بستان مہدی میں آتے رہے۔

جلسہ گاہ اور رہائش گاہ کی تیاری

جلسہ گاہ، رہائش گاہ، کچن، دفاتر، نمائش، بازار، لجنہ جلسہ گاہ، لجنہ رہائش گاہ، ٹوائلٹس اور دیگر ضروریات کے عارضی انتظامات کرنے کی خاطر پائپ اور لکڑی کے ڈنڈے لگانے کے لئے تقریباً 1160 گڑھے کھودے گئے۔ سخت زمین میں یہ بہت محنت طلب کام ہے لیکن اس کے کئے بغیر چارہ بھی نہیں۔ یہ سارا کام جامعہ کے طلبہ نے وقارِ عمل کر کے مکمل کیا۔

مردوزن کی عارضی رہائش گاہیں بھی چیکوں کے ساتھ بڑی محنت سے تیار کی گئیں۔ اس سال بعض مزید شعبہ جات کے لیے بھی عارضی دفاتر بنائے گئے، جن میں وصیت، وقفِ نو، رشتہ ناطہ، ہیومنٹی فرسٹ اور احمدی طلباء کی تنظیم FEEMAB کے دفاتر شامل تھے۔ نیز تینوں تنظیموں (خدام، انصار اور لجنہ) کے دفاتر اور عارضی ڈسپنسری اور بازار بھی قائم کیا گیا۔ یہ تمام عارضی رہائش گاہیں چیکوں کے ساتھ کھڑی کی گئیں تھیں۔ اس سال پہلی دفعہ کچن کے لیے بستان مہدی سے ملحقہ جگہ پر انتظام کیا گیا۔

جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش

بستان مہدی میں جلسہ کے لئے پختہ سٹیج بنا ہوا ہے۔ جلسہ گاہ میں لوہے کے پائپ لگا دئے گئے ہیں تاہم کم و بیش دس ہزار افراد کے بیٹھنے کے لئے جلسہ گاہ کی تیاری ایک بڑا کام ہے۔ جلسہ گاہ کو کور کرنے کے لے موٹے کپڑے کی چھت لگائی جاتی ہے۔ تیز ہواؤں سے بچانے کے لئے کپڑے کی بھاری اور دسیوں میٹرز لمبی ایک ایک شیٹ کو مہارت اور محنت سے جوڑا جاتا ہے۔

جلسہ سالانہ کے سٹیج کو خوبصورتی سے سجایا گیا۔ جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش کے لئے 24عدد بینرز استعمال ہوئے۔ جلسہ گاہ کے آخر پر لگایا گیا ایک بیس میٹر لمبا بینر جس پر ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' لکھا تھا، سب کی توجہ کا مرکز رہا۔

جلسہ کا پروگرام اور تقاریر کے تراجم

اس سال جلسہ سالانہ کا مرکزی موضوع ''اسلام احمدیت، محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'' تھا۔ جلسہ کے پروگرام میں شامل ہر فرد کو خط اور فون کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ کوشش کی گئی کہ تمام مقررین 15 مارچ سے پہلے اپنی تقاریر جمع کروادیں تا کہ تقاریر کے تراجم پہلے تیار کروا لئے جائیں۔ یہاں جلسہ پر مقامی زبانوں یعنی جولا، مورے، فُلفُدے اور بیسا میں تراجم کرنے پڑتے ہیں۔ تمام تقاریر اور دروس کے تراجم جلسہ سے پہلے تیار کروالئے گئے۔ متبادل مقررین کا انتظام بھی کیا گیا۔ اس سال جلسہ کے تینوں دن مندرجہ ذیل موضوعات پر دروس کا انتظام کیا گیا۔

1. ذکر الٰہی کی اہمیت
2. خیرکم من تعلم القرآن وعلمه
3. رمضان کی برکات

اس کے علاوہ مندرذیل عناوین پر تقاریر کی گئیں۔

I. رسول اللہ ﷺ بطور رحمۃ للعالمین
II. جماعت احمدیہ کی طرف سے انسانی حقوق کے لیے کی جانے والی خدمات
III. ازدواجی مسائل اور ان کا حل
IV. اسلام احمدیت ''محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں''

ان کے علاوہ دو تقاریر (افتتاحی و اختتامی سیشن میں) محمد شریف عودہ صاحب نے کیں۔

پریس کانفرنس

22 مارچ بروز منگل کی صبح دس بجے احمدیہ مشن سومگاندے میں ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں اخبارات و میڈیا سے تعلق رکھنے والے صحافیوں کو مدعو کیا گیا۔ کانفرنس میں مولانا محمد شریف عودہ صاحب نے شمولیت اختیار کی اور جماعت کا پیغام پہنچایا اور صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ پریس کانفرنس میں آن لائن اخبارات میں Lefaso. net Burkina24 Globinfo Fasoinfo کے نمائندگان شامل تھے نیز پرنٹ میڈیا میں Sidwaya L'Express du Faso Aujourd'hui au Faso کے نمائندگان شامل ہوئے۔ اس موقع پر ریڈیو کے نمائندگان میں Rmo Salankoloto Ouaga fm ریڈیوز شامل تھے نیز TVZ ٹیلی ویژن کے نمائندے بھی پریس کانفرنس میں شامل ہوئے۔

وفود کی آمد

جلسہ سالانہ پر سیکورٹی کے لیے بھی ایک بڑی ٹیم کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ملک کے تمام ریجنز سے خدام بلائے جاتے ہیں۔ اس سال بھی جلسہ سے دو دن پہلے چالیس کے قریب خدام سیکورٹی کے لیے آ گئے۔ 24 مارچ بروز جمعرات کو مختلف ریجنز سے

وفود کے آنے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ چنانچہ جمعرات کی شام 5 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نمائندہ مولانا محمد شریف عودہ صاحب اور مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینا فاسو نے افسر جلسہ سالانہ کے ساتھ انتظامات کا تفصیلی معائنہ کیا اور ہدایات دیں۔

جلسہ کا پہلا روز جمعہ 25 اپریل 2022ء

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا جو مولانا محمد شریف عودہ صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد نیکیما عبدالرحمٰن صاحب نے ''خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ'' کے موضوع پر مورے اور جولا زبان میں درس دیا نیز اس کا فلفدے زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

پرچم کشائی و افتتاحی تقریب

نماز جمعہ و نماز عصر مولانا محمد شریف عودہ صاحب نے پڑھائی۔ جلسہ کے پہلے دن شدید گرمی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جمعہ کے درمیان ہی بارش کے آثار پیدا کر دیے۔ چنانچہ نمازوں کے فوراً بعد ہی شدید بارش شروع ہوگئی اور کافی دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ جہاں بارش کی وجہ سے موسم خوش گوار ہو گیا، وہاں پریشانی بھی ہوئی کیونکہ بارش کی وجہ سے تمام جلسہ گاہ پانی سے بھر گیا تھا۔ کارپٹ وغیرہ گیلے ہو گئے تھے۔ نیز بارش کی وجہ سے بجلی کا نظام بھی کافی متاثر ہوا۔

پرچم کشائی شام 5 بجے ہونا تھی لیکن بارش کی وجہ سے پرچم کشائی تاخیر سے کی گئی۔ چنانچہ لوائے احمدیت مولانا محمد شریف عودہ صاحب نے لہرایا اور برکینا فاسو کا پرچم مکرم امیر صاحب نے لہرایا اور دعا کی گئی۔ اس کے بعد پہلے سیشن کا آغاز کیا گیا۔ بارش کی وجہ سے یہ انتظام کیا گیا کہ بوڑھے افراد کو کرسیوں پر بٹھایا جائے اور باقی افراد کھڑے ہو کر ہی پہلے سیشن میں شامل ہوں۔

عزیزم Traore Sidique تراؤرے صدیق صاحب طالب علم جامعۃ المبشرین نے سورہ نور کی 56 تا 57 آیات کی تلاوت کی اور فرنچ زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں جامعہ کے طلباء Tangara Abdul Wahab اور Chitou Adewale نے حضرت مسیح موعودؑ کا قصیدہ ''یا عین فیض اللہ۔۔۔'' پیش کیا۔ پہلے سیشن کے دوران ہی بارش دوبارہ شروع ہوگئی لیکن حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کے فدائی احمدی اس بارش میں بھی دلجمعی اور مستعدی کے ساتھ بیٹھے رہے۔

بعد ازاں افسر جلسہ سالانہ کونے داؤدا صاحب نے بعض ابتدائی کلمات پیش کیے اور حاضرین کو جلسہ سالانہ پر خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد حکومت کے بعض نمائندگان نے اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں مولانا محمد شریف عودہ صاحب نے عربی زبان میں تقریر کی جس کا ملک کی تینوں بڑی زبانوں (مورے، جولا، فُلفُدے) میں ساتھ ساتھ ترجمہ کیا جاتا رہا۔ بعد ازاں دعا ہوئی اور پہلے سیشن کا اختتام ہوا۔

FEEMAB میٹنگ

جلسہ سالانہ کے پہلے دن احمدی طلباء کی تنظیم FEEMAB کی میٹنگ ہوئی۔ اس کی صدارت نیشنل سیکرٹری تعلیم جیالو محمود صاحب نے کی۔ اس

میٹنگ میں 80 طلباء نے شرکت کی۔ اس میٹنگ کا مقصد احمدی طلباء کو نظام جماعت سے مضبوطی سے جوڑنے اور اس تنظیم کو مزید فعال کرنے کی طرف توجہ دلانا تھا۔

احمدی اساتذہ کی میٹنگ

اس سال پہلی دفعہ برکینا فاسو کے احمدی حضرات جن کا تعلق تدریس سے ہے، ان کی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ جلسہ کے پہلے دن جمعہ کی رات 9 بجے ان کی میٹنگ کا آغاز ہوا۔ اس نشست کی صدارت کابورے سلیمان صاحب نائب امیر برکینا فاسو نے کی۔ اس میٹنگ میں 47 افراد شامل ہوئے۔ چنانچہ ان حضرات سے تعارف کروایا گیا اور کوائف اکھٹے کیے گئے۔ آخر میں 6 افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جس کے صدر کوناتے عبدالحیٔ صاحب مقرر کیے گئے۔

دوسرا سیشن بروز ہفتہ 26 مارچ

ہفتہ کے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے کیا گیا جو کہ مولانا محمد شریف عودہ صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد عطأ الحبیب صاحب نے ’’ذکر الٰہی کی اہمیت‘‘ کے موضوع پر درس دیا اور بعد ازاں ملک کی تینوں بڑی زبانوں میں تراجم کیے گیے۔

دوسرے سیشن کا آغاز ہفتہ کے روز صبح 9:25 پر سومانا احمدو صاحب نائب امیر اول برکینا فاسو کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مرزا عطاء الرؤف صاحب نے کی جس کا فرنچ ترجمہ جیالو محمود صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم اردو کلام سورے قاسم صاحب نے فرنچ ترجمہ کے ساتھ پیش کیا۔

دوسرے سیشن کی پہلی تقریر جیالو عبدالرحمٰن صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے انسانی حقوق کے لیے کی جانے والی خدمات کے موضوع پر کی جس کا بعد ازاں تین زبانوں میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس تقریر کے بعد حافظ عطأ النعیم صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ’’حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی۔۔‘‘ پیش کیا۔ اس نظم کا فرنچ ترجمہ کانازوئے سالف طالب علم جامعۃ المبشرین نے پیش کیا۔

دوسرے سیشن کی دوسری تقریر جیالو آدما صاحب نے ’’رسول اللہ ﷺ رحمۃ اللعالمین‘‘ کے موضوع پر فرنچ زبان میں کی۔

مبلغین و لوکل معلمین کے ساتھ میٹنگ

ہفتہ کے دن دوپہر تین بجے مبلغین اور لوکل معلمین کی مولانا شریف عودہ صاحب کے ساتھ ایک میٹنگ رکھی گئی تھی جس میں ڈیڑھ سو کے قریب مبلغین و معلمین شامل ہوئے۔ مولانا صاحب نے اپنے ابتدائی کلمات میں اطاعت خلافت اور اطاعت نظام خلافت پر مختلف پیرایوں میں توجہ دلائی، بعد ازاں سوال و جواب کا طویل سلسلہ شروع ہوا جس سے تمام حاضرین خوب مستفید ہوئے۔

تیسرا سیشن

جلسہ سالانہ کا تیسرا سیشن نسبتاً دیر سے شروع ہوا۔ اس کی وجہ بارش کی وجہ سے بجلی میں فالٹ آنا تھا۔ چنانچہ شام 5:30 کے بعد اس سیشن کا آغاز ہوا۔ یہ سیشن کابورے سلیمان صاحب نائب امیر دوم کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ سورے بشیر صاحب نے کی نیز سولامالا سینا صاحب نے فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں جیگی آدما طالب علم جامعۃ المبشرین نے حضرت مسیح موعودؑ کا اردو منظوم کلام ’’کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح‘‘ پیش کیا۔ اس سیشن کی تقریر حسن جنگانی صاحب نے ’’عائلی زندگی کے مسائل اور ان کا حل‘‘ کے موضوع پر کی۔

مقامی زبانوں میں جلسہ جات کا انعقاد

جلسہ سالانہ برکینا فاسو کا ایک خوبصورت ایونٹ چار مقامی زبانوں میں بیک وقت جلسہ کا انعقاد ہوتا ہے۔ جلسہ کے دوسرے روز بعد نماز عشاء چار لوکل زبانوں جولا، مورے، فُلفُلدے اور بیسا میں الگ الگ جلسہ جات منعقد کئے جاتے ہیں۔ اس طرح مختلف بولیاں بولنے والے مسیح پاک علیہ السلام کے یہ خوبصورت روحانی پرندے اپنی اپنی بولی میں علم و معرفت کی باتیں سنتے اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہیں۔ جب غیر از جماعت مہمان دیکھتے ہیں کہ جماعت کے علماء ان کی اپنی زبان میں ان تک پیغام حق پہنچا رہے ہیں تو ان علاقوں سے آنے والے یہ مہمان اس خوبصورت مجلس سے بہت محظوظ ہوتے ہیں

ہر مقامی زبان کے جلسہ کے لیے دو افراد پر مبنی کمیٹی بنائی گئی جن کے ذمہ جلسہ کا انعقاد کرنا تھا۔ جولا زبان کے مکرم حسن جنگانی صاحب، مورے کے مکرم حافظ نعیم احمد صاحب، فلفلدے کے جیا وحسینی صاحب اور بیسا زبان کے جلسہ کی نگرانی مکرم مرزا عطأ الرؤف صاحب نے کی۔ ان مقامی جلسوں میں درج ذیل دو تقاریر رکھی گئی تھیں جن کے بعد ہر زبان میں الگ الگ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی:

1 صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

2 برکات خلافت

عربی بولنے والے حضرات کے لیے مولانا محمد شریف عودہ صاحب کے ساتھ نشست

جلسہ کے دوسرے دن ہی رات 9 بجے عربی بولنے اور سمجھنے والے افراد کے ساتھ مولانا محمد شریف عودہ صاحب کے ساتھ نشست رکھی گئی۔ چنانچہ تلاوت قرآن کریم عزیزم اسوما فتاحو Assouma Fatahou نے کی اور عربی قصیدہ عزیزم Tienderbiogou Luqman اور عزیزم Muhammad Alyin محمد العین نے پیش کیا۔ بعد ازاں مولانا محمد شریف عودہ صاحب نے ایمان افروز واقعات پر مبنی تقریر کی جس میں الٰہی تائیدات اور خلافت کی برکات پر مبنی اپنے واقعات بیان فرمائے۔ بعد ازاں احباب نے مختلف سوالات کیے۔ اس پروگرام میں 140 افراد نے شمولیت اختیار کی۔

میڈیکل سے متعلق افراد کی نشست

اس سال پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کے وہ افراد جو کہ میڈیکل کی فیلڈ سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی نشست کا اہتمام بھی کیا گیا۔ چنانچہ 20 افراد اس نشست میں شامل ہوئے۔ اس نشست میں برکینا فاسو احمدی حضرات کی میڈیکل ایسوسیشن کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے پہلے صدر ڈاکٹر کابورے ادریسا صاحب کو چنا گیا۔

مذہبی ڈائیلاگ فورم

جلسہ سالانہ برکینا فاسو کا ایک اہم پروگرام ’’فورم‘‘ کا انعقاد ہے۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ہفتہ رات 9 بجے برکینا فاسو کے احمدی طلبہ کی تنظیم ’’FEEMAB‘‘ نے اس کا اہتمام کیا۔ اس سال اس فورم میں ڈائیلاگ کے لئے یہ عنوان رکھا گیا تھا۔ ’’سیکورٹی چیلنجز اور قومی مفاہمت، مذہب اس بارے میں کیا راہنمائی کرسکتا ہے‘‘۔ یہ فورم نیشنل سیکرٹری تعلیم جیالو محمود صاحب کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔

اس مکالمے میں گفتگو کرنے کے لئے مختلف مذاہب اور ایسوسیشن کے نمائندگان نے حصہ لیا جن میں 1 پراٹسٹنٹ 2۔ راحیلین مومنٹ 3۔ کیتھولک، 4۔ Le Movement 5، Eckankar۔ Divine Amour Association اور جماعت احمدیہ نے حصہ لیا۔ بعد میں حاضرین نے مقررین سے سوالات کئے۔ فورم میں کل 217 مرد و زن نے شمولیت اختیار کی۔

چوتھا سیشن

27 / مارچ اتوار کے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا جو کہ حافظ عطاء النعیم صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد سایوں منیر صاحب نے ’’رمضان کی برکات‘‘ کے موضوع پر درس دیا اور اس کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔

چوتھے سیشن کا انعقاد مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینا فاسو کی سربراہی میں منعقد کیا گیا۔ سیشن کا آغاز جعفر سلانگا طالب علم جامعۃ المبشرین نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ بعد ازاں حافظ محمد بلال صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ’’اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار‘‘ پیش کیا نیز فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا۔ چوتھے سیشن کی تقریر نعیم احمد باجوہ صاحب نے ’’اسلام احمدیہ محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کے موضوع پر فرنچ زبان میں کی جس کے بعد ملک کی تینوں بڑی زبانوں (مورے، جولا، فلفلدے) میں تراجم پیش کئے گئے۔

وفات شدگان کے لئے دعائے مغفرت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد دوران سال وفات پا جانے والے احباب کے لئے دعائے مغفرت کرنا بھی بیان فرمایا ہے اس سال بھی اس تقریر کے بعد پوڈا عبد الرحمٰن صاحب نے وفات یافتہ احمدی حضرات کے نام پڑھ کر سنائے اور مرحومین کے لیے دعا کی گئی۔

اختتامی سیشن

آخری سیشن مولانا محمد شریف عودہ صاحب کی سربراہی میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم درابو الحسن صاحب نے کی اور اس کا فرنچ ترجمہ

زکانے عبد الرحمٰن صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں کوناتے عبدالحی صاحب نے قصیدہ ''بشریٰ لکم یا معشر الاخوان'' نے خوبصورت آواز میں پڑھا بعد ازاں فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب برکینا فاسو نے حاضرین جلسہ کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور مولانا محمد شریف عودہ صاحب کا جلسہ میں شامل ہونا اور ان کی شخصیت سے مستفید ہونے کے لیے جماعت برکینا فاسو کو موقع دینے کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔

تعلیمی اسناد کی تقسیم

آخری سیشن میں جیالو محمود صاحب سیکرٹری تعلیم برکینا فاسو نے تعلیمی میدان میں بہترین پوزیشن لینے والے طلباً کے نام پیش کیے اور مولانا محمد شریف عودہ صاحب نے ان میں فرنچ قرآن کریم کے نسخے اور اسناد تقسیم کیں۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 80 طلباء و طالبات میں اسناد تقسیم کی گئیں۔

یادگاری شیلڈز

پچھلے سال سے جلسہ سالانہ پر برکینا فاسو میں جماعت احمدیہ کے قیام کی خاطر غیر معمولی قربانی کرنے والے ابتدائی احمدی حضرات میں یادگاری شیلڈز تقسیم کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس سال بھی دو پرانے مخلص احمدیوں میں شیلڈز تقسیم کی گئیں۔ ان میں پہلے سومانا احمدو صاحب نائب امیر اول برکینا فاسو تھے اور دوسرے ابراہیم خلیل طورے صاحب تھے۔ ان دو حضرات نے جماعت کے ابتدائی دنوں میں احمدیت قبول کی اور تیس سال سے زائد عرصہ سے جماعت کی مخلصانہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت دے اور ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریر مولانا محمد شریف عودہ صاحب نے کی اور دعا کروائی۔ آپ کی تقریر عربی زبان میں تھی جس کا ملک کی تینوں زبانوں میں تراجم کیے گئے۔ آپ نے اپنی تقریر میں خلافت سے مضبوط تعلق اور اطاعت خلافت پر زور دیا اور بڑے جلال میں خلافت سے تعلق کے دلچسپ واقعات بیان کیے جس سے حاضرین جوش سے نعرے لگانے لگے۔

سوشل میڈیا سیل

جلسہ کی باقاعدہ ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی اور سوشل میڈیا پر بھی ساتھ ساتھ تصاویر شیئر ہوتی رہیں۔ فیس بک اور یوٹیوب پر لائیو جلسہ نشر ہوتا رہا۔ اس طرح ہزاروں لوگ دور رہتے ہوئے بھی اس جلسہ سے مستفید ہوتے رہے۔ فیس بک پر تقریباً 24500 افراد نے جلسہ دیکھا اور یوٹیوب پر دو ہزار کے قریب جلسہ سے مستفید ہوتے رہے۔

لجنہ کے لئے بڑی اسکرین کا اہتمام

جلسہ سالانہ میں اس سال بھی پچھلے سال کی طرح کرائے پر بڑی اسکرین حاصل کی گئی۔ لجنہ کی طرف بھی مردانہ جلسہ گاہ کی مکمل کارروائی برابر نشر ہوتی رہی۔ اس ویڈیو لنک کی وجہ سے خواتین اور بچوں نے زیادہ یکسوئی سے جلسہ کی کارروائی دیکھی اور سنی۔

دوران جلسہ کچن

اس سال کچن کے لیے بستان مہدی سے منسلک ایک پلاٹ میں کچن کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ کے موقع پر چھ سات لنگر خانے بیک وقت کام کرتے ہیں۔ کھانا پکانے کے لئے خشک راشن، گیس، چولہے اور دیگیں وغیرہ جلسہ گاہ کی انتظامیہ کی طرف سے مہیا کی جاتی ہیں جبکہ ایک ہی وسیع احاطے میں الگ الگ لنگر خانے جاری کر کے ریجن اپنا اپنا کھانا خود بناتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ کھانا جلد بن جاتا اور جلد تقسیم ہو جاتا ہے۔ دوسرے ہر ریجن کی ضیافت کی ٹیمیں تیار ہوگئی ہیں جو اپنے اپنے ریجن کو کھانا بہم پہنچاتی ہیں۔

آب رسانی

جلسہ سالانہ پر ہر سال پانی کا مسئلہ رہتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پچھلے سال سے یہ مسئلہ کافی حد تک حل ہوگیا ہے جماعت نے کئی پانی کے بور کر لیے ہیں جس سے پانی کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ جلسہ سالانہ پر پینے کے پانی کے لئے پلاسٹک کی تھیلیوں میں بند پانی استعمال کیا جاتا ہے۔

ریڈیو جلسہ

جلسہ گاہ بستان مہدی میں ریڈیو پر جلسہ کے پروگرام سننے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ایف ایم ریڈیو کے ذریعہ جلسہ کی تینوں دن کی تمام تر کارروائی براہ راست نشر ہوتی رہی۔ اس ریڈیو کی رینج دس کلومیٹر تھی۔ اس طرح جلسہ گاہ اور ارد گرد کے لوگ ریڈیو پر جلسہ سنتے رہے۔

جلسہ سالانہ کی ٹرانسپورٹ اور احباب کی قربانی

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تمام احباب اپنی طرف سے کرایہ خرچ کر کے آتے ہیں۔ جماعتی انتظام کے تحت کسی کو کرایہ نہیں دیا جاتا۔ لوگ سارا سال جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے رقم جمع کرتے ہیں۔ بعض علاقوں سے انیس ہزار فرانک (چونتیس ڈالرز) فی کس کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ غریب ملک کے باسیوں کے لئے یہ بہت بڑی قربانی ہے۔ بعض جماعتوں میں جلسہ سالانہ کے لیے کھیت منتخب کر کے کھیتی باڑی کی جاتی ہے جس کی آمدن سے جلسہ سالانہ کا کرایہ ادا کیا جاتا ہے۔

میڈیکل کیمپ

جلسہ کے موقع پر عارضی ڈسپنسری کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کچھ سالوں سے احمدی ڈاکٹرز کی تعداد بڑھنے سے بہت فائدہ ہوگیا۔ چنانچہ دن رات ڈسپنسری کھلی رہی تا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کی جاسکے۔

بازار

جلسہ کے موقع پر بازار بھی لگایا گیا۔ جس میں پچاس سے زائد دکانیں لگیں۔ جلسہ کی کارروائی کے دوران میں بازار بند رہتا۔ دوسرے اوقات میں شاملین جلسہ اپنی ضروریات کی چیزیں خریدتے رہے۔ اس سال خاص طور پر ہومینٹی فرسٹ نے پاکستانی کھانوں کا اہتمام کیا جہاں سے لوکل افراد بھی کثرت سے مستفید ہوتے رہے۔

نمائش

جلسہ کے موقع پر حافظ سید طیب احمد شاہ صاحب کی سربراہی میں ایک خوبصورت نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا۔ نمائش میں قرآن مجید کے تراجم، خلفائے کرام کی تصاویر، ارشادات، آنحضور ﷺ کے تبرکات کا عکس، حضرت مسیح موعودؑ کے تبرکات کا عکس، متفرق زبانوں میں جماعتی لٹریچر کی نمائش کی گئی تھی۔ حالات حاضرہ کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اقتباسات آویزاں کیے گئے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بڑی تعداد میں جماعتی لٹریچر کی فروخت بھی کی گئی اور شاملین جلسہ کثرت سے اس روحانی مائدہ سے مستفید ہوئے۔ جلسہ کے مہمانوں نے اس نمائش کو بہت سراہا۔

جلسہ سالانہ میں حکومتی اعلیٰ شخصیات اور لوکل اتھارٹیز کی آمد

اس سال جلسہ سالانہ پر 180 حکومتی اور لوکل اتھارٹیز مختلف ریجنز سے

شامل ہوئیں۔ ان میں بہت سے منسٹرز کے نمائندگان، لوکل چیفس، اور غیر احمدی امام شامل تھے۔

حاضری

برکینا فاسو میں کچھ عرصہ سے جہادی گروپس کی وجہ سے حالات کافی خراب ہیں چنانچہ بعض ریجن اس لحاظ سے کافی متاثر ہوئے ہیں۔ ان علاقوں سے احمدیوں کا آنا نسبتاً مشکل اور خطرناک ہوتا ہے کیونکہ کسی وقت بھی دہشت گرد گروپس کی طرف سے حملہ ہوسکتا ہے۔ ان حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دس ہزار کے قریب احمدی افراد ملک کے 13 ریجنز سے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

وائنڈ اپ

جلسہ سالانہ کے بعد ایک بہت بڑا کام ''وائنڈ اپ'' کا تھا۔ اس کے لئے پہلے دن خدام کی ایک ٹیم اور بعد ازاں ایک ہفتے تک طلبہ جامعہ نے مسلسل وقار عمل کر کے تمام سامان حفاظت سے اسٹورز میں رکھا۔

جلسہ سالانہ برکینا فاسو کے انتظامات کرنے میں جامعہ المبشرین برکینا فاسو کے طلبہ کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اس سال بھی جامعہ کے طلبہ نے عظیم الشان نمونہ قائم کیا اور بے لوث ہو کر تمام کام کرتے رہے۔ کبھی کسی کے چہرہ پر شکن نہیں آئی بلکہ پوری لگن کے ساتھ تمام ذمہ داریاں سرانجام دیں۔

جلسہ سالانہ 2022 پر میڈیا کوریج

اس سال جلسہ سالانہ کے پہلے دن صحافیوں کی بڑی تعداد جلسہ سالانہ کی کوریج کے لیے موجود تھی۔ چنانچہ آن لائن اخبارات میں efaso.net، Burkina 24، globinfo، اور Faso info شامل تھے۔ پرنٹ میڈیا میں Sidwaya، Aujourd›hui au Faso، L›Express du Faso اور LEPAYS شامل تھے۔ اس کے علاوہ ریڈیو میں Rmo، Salankoloto، Savane fm اور Ouaga fm شامل تھے۔ ٹی وی کے نمائندگان میں RTB، TVZ اور SAVANE TV کے نمائندگان شامل تھے۔

اسی طرح جلسہ کے آخری دن بھی BFI، LCA اور 3TV کے نمائندگان شامل ہوئے۔

ان میں سے تین اخبارات ''Aujourd'hui au Faso'' نے 29 مارچ کے شمارے، ''Sidwaya'' نے 28 مارچ کے شمارے اور ''L'Express du Faso'' نے 28 مارچ کے شمارے میں تفصیلی رپورٹ شائع کی۔ اس کے علاوہ دو نیشنل ٹی وی چینلز ''RTB'' اور ''3TV'' نے جلسہ سالانہ کی تفصیلی رپورٹ خبروں میں نشر کی۔ آن لائن اخبارات میں Burkina24.com نے اپنے 22 مارچ اور 26 مارچ کے شمارہ میں پریس کانفرنس اور جلسہ کا تفصیلی ذکر کیا۔ lefaso.net نے 22 مارچ کے شمارہ میں بھی پریس کانفرنس کا تفصیلی ذکر کیا۔ اس طرح جماعت احمدیہ کا پیغام لاکھوں افراد تک پہنچایا گیا۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج ظاہر فرمائے اور جماعت احمدیہ برکینا فاسو کو ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

اطفال کارنر

تقریر
دعا کی اہمیت

دعا کی اہمیت سے کون انکار کرسکتا ہے یہ ایک عظیم ہتھیار ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وہ کون سی ہستی ہے جو بندہ کی دعا مضطر سن کر بے تاب ہو جاتی ہے۔ اور اس کے قریب آجاتی ہے نیز خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم مجھے پکارو تم مجھے اپنے قریب پاؤ گے

عرش کو چیر گیا نالۂ دلگیر آخر
مات تدبیر کو خود کر گئی تقدیر آخر

حقیقت یہی ہے کہ سچی دعا خدا کے حضور گڑگڑا کر کی جائے تو وہ ضرور قبول کی ہوگی۔ جو دعا میں اثر ہے وہ شائد کسی اور چیز میں نہیں۔ ہمیں خدا کے حضور سچے دل سے دعا مانگنی چاہیے پھر دیکھیں کہ کس طرح خدا کی تقدیر اثر دکھاتی ہے کس طرح ناممکن کام ممکن ہو جائے گا کوئی ایسا جائز کام نہیں جو ادھورا رہ جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو !زورِ دعا دیکھو تو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر ایک طائرانہ نظر ڈال کر دیکھئے قدم قدم پر آپ کو یہی سبق ملے گا کہ آپ نے بھی ہمیشہ اپنے دشمنوں کے حق میں دعا ہی کی تھی۔ عرش عظیم سے خدا کی طرف سے حکم جاری ہوتا ہے۔ جس وقت آپ طائف کی وادی میں لہو لہان بیٹھے ہوتے ہیں۔ کہا کہو تو یہ طائف کے پہاڑ اس بستی پر گرا دئے جائیں۔ مگر آپ کا دل درد سے تڑپ اٹھتا ہے فرمایا نہیں نہیں میں ان کے لیے دعا کرتا ہوں کہ خدا انہیں ہدایت دے

اَللّٰھُمَّ اھۡدِ قَوۡمِی فَاِنَّھُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا کی اہمیت کے بارہ میں فرماتے ہیں:

دعا ہمدردی کی ایک قسم ہے نہ اس میں زور لگانا پڑتا ہے نہ زر۔ بلکہ انسان دوسروں کے واسطے دعا کر کے انہیں فائدہ پہنچا سکتا ہے اگر وہ تب بھی اس ہمدردی سے فائدہ نہ لے تو بہت بڑا بدنصیب ہے۔ جو دوسروں کے لیے دعا کرتے ہیں ان کو یہ عظیم الشان فائدہ بھی ہوتا ہے کہ ان کی عمر دراز ہوتی ہے۔ دعا ایک ایسی چیز ہے جو خشک لکڑی کو سرسبز اور مردہ کو زندہ کرسکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ایک دوست عبدالکریم کو باؤلے کتے نے کاٹا۔ علاج سے درست نہ ہوا اس کو رسولی میں علاج کے لیے بھجوایا گیا جہاں سے وہ صحت یاب ہو کر لوٹا مگر کچھ دیر کے بعد پھر بیمار ہوگیا تو ہسپتال والوں نے تار کر کے جواب میں کہا کہ

Nothing can be done for Abdul Kareem

کہ عبد الکریم کے بارہ میں اب کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ آپ علیہ السلام نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اس کو صحت عطا کی اور لمبی عمر پا کر اس نے وفات پائی۔

دعا ایک اسم اعظم ہے جس کے سامنے کوئی چیز انہونی نہیں ہے مشکل کشائیاں دعا ہی کے ذریعہ ہوتی ہیں۔ الغرض دعا ایک بہت بڑا ہتھیار ہے جو ہر مصیبت میں کام آسکتا ہے بہت ہی بدنصیب ہے وہ انسان جو اس ہتھیار کے ہوتے ہوئے بھی کسی اور کی طرف بھاگے اور خدا کے سوا کسی اور سے مدد مانگے۔ سچا مومن وہی ہے جو اپنی ضرورت پر خدا کے آگے جھکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیں دعا کے بارہ میں بار بار ارشاد فرمایا ہے اور تاکید کی ہے کہ خدا کے حضور جھکیں اور گڑگڑا کر اپنے اور دوسروں کے لیے بے شمار دعائیں کریں۔ صرف خدا ہی کو اپنا حقیقی کارساز سمجھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دعا کے سوا عالم اسلام کے مسائل کا حل کوئی نہیں۔

پس آئیں! اپنے عظیم اور پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے خدا کے حضور جھک جائیں اور دردمندانہ دعائیں کریں جو خدا کے حضور پہنچیں اور ہمیں شرف قبولیت عطا ہو۔ سچے دل سے کی گئی دعا ایک نہ ایک دن ضرور ہماری بے رنگ زندگیوں میں رنگ بھر کر اسے تقویٰ سے مزید مزین کرے گی۔

(فرخ شاد)

ایک سبق آموز بات

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:۔

یہ بھی یاد رکھو کہ سوءِ ظن بہت بُری چیز ہے۔ اس سے بہت بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ غیبت اور دُروغ گوئی یہ اسی سوءِ ظن سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ اِیَّاکَ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکۡذَبُ الۡحَدِیۡثِ (بخاری۔ کتاب الوصایا) سوءِ ظن سے انسان بہت جھوٹا ہو جاتا ہے اور ظنون بجائے خود بھی جھوٹے ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس جھوٹ اور بدظنی سے بڑی ٹھوکریں لگتی ہیں اور انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس سے بچو! پھر بچو !! اور پھر بچو !!!

(خطباتِ نور صفحہ 190 ایڈیشن چہارم)

مرسلہ: بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا

	14 مئی 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:19	18:51
مدینہ منورہ	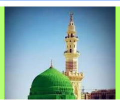	04:12	18:58
قادیان		04:00	19:18
ربوہ		03:40	18:57
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:45	20:45

فقہی کارنر

زنا تضیع نسل کا موجب ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

زنا ایک بہت بے حیائی کا کام ہے اور اس کا مرتکب شہواتِ نفس سے اندھا ہو کر ایسا ناپاک کام کرتا ہے جو انسانی نسل کے حلال سلسلہ میں حرام کو ملا دیتا ہے اور تضیع نسل کا موجب ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے شریعت نے اس کو ایسا بھاری گناہ قرار دیا ہے کہ اسی دنیا میں ایسے انسان کے لئے حد شرعی مقرر ہے۔ پس ظاہر ہے کہ مومن کی تکمیل کے لئے صرف یہی کافی نہیں کہ وہ زنا سے پرہیز کرے کیونکہ زنا نہایت درجہ مفسد طبع اور بے حیا انسانوں کا کام ہے اور یہ ایک ایسا موٹا گناہ ہے جو جاہل سے جاہل اس کو بُرا سمجھتا ہے اور اس پر بجز کسی بے ایمان کے کوئی بھی دلیری نہیں کر سکتا۔ پس اس کا ترک کرنا ایک معمولی شرافت ہے کوئی بڑے کمال کی بات نہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 209)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)